هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

قیمت فی پرچہ ۱/

تاریخہائے اشاعت:۔ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ ماہ نبوت ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

قادیان ۲۱ ماہ نبوت ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت رو بہ ترقی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیمار ہیں۔ حرم ثانی بھی تاحال علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

۲۰ نومبر بعد نماز مغرب مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے برادرِ اصغر مولوی عبد المنان صاحب عمر مولوی فاضل ایم۔اے کی وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالے نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

۱۷ نبوت کو بعد عصر حضرت مولوی شیر علی صاحب کی دختر نیک اختر کا رخصتانہ ہوا۔ جو مولوی عبد المنان صاحب ابن خلیفہ اول رضؓ سے بیاہی گئی ہیں حضرت صاحب ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور معززین بھی قریباً سو سے زائد مدعو تھے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ہمارا سالانہ جلسہ

ارضِ حرم مدینۃ المسیحؑ میں مومنین کا اجتماع

نصف صدی گزر چکی۔ جبکہ ایک گمنام بستی کے رہنے والے ظاہری اسباب سے بے کس و بے یار مگر مبارک اور الٰہی تائید سے مؤید انسان نے دنیا والوں کو آواز دی کہ اے گمراہ دنیا کے رہنے والو۔ اے ساکنانِ ضلالت میری طرف آؤ۔ کہ میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری رہبری کے لئے مقرر کیا گیا ہوں۔ آہ۔ وا۔ ثم آہ یحسرتا کہ اس آواز کو ٹھکرا دیا گیا۔ نہیں بلکہ اسے دبانے۔ ضائع کرنے اور ناکام بنانے کے لئے عالموں۔ پیروں۔ سجادہ نشینوں گدی نشینوں۔ واعظوں اور درویشوں اور ہر ایک چھوٹے بڑے نے ایڑی۔ چوٹی کا زور لگایا۔ کفر کے فتوے صادر اور فساد کے ارادے کئے گئے! اور ہمہ بازی کے منصوبے گھڑے گئے۔ مگر اس بہادر جری اور پہلوان ربِ جلیل نے کہا ؎

میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر

میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

جو خدا کے ہیں انہیں للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

غرض یہ مقابلہ جسے عرف عام میں دنگل یا میچ کہنا چاہیئے۔ شروع ہوا۔ ایک طرف تمام دنیا تھی۔ جس میں بڑے بڑے سرمایہ دار۔ ریاستوں کے حکمران۔ سلطنتوں کے وارث۔ ذی اثر اور ذی وجاہت قوم کے لیڈر۔ اور دوسری طرف صرف اور صرف وہ بے کس انسان۔ نہیں اسے بے کس کہنا ظلم ہے۔ کیونکہ وہ آسمان سے آیا تھا۔ آسمانی تائیدیں اور نصرتیں اسکی قدم بوسی تھیں کیونکہ رب السمٰوات والارض کا شاہی فیصلہ خدائی تقریرات میں یوں مرقوم ہے۔ کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی۔ کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے۔ سو اے احمدی بھائیو اور بہنوں ہاں اے الٰہی جماعت کے پاک ممبرو اور زندہ نشانو! جری اللہ فی حلل الانبیاء کی فتح ہر لحظہ ہر گھڑی تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ مبارک صد مبارک۔ اے مخالفو۔ منکرو اور دشمنو اپنی پچاس سالہ جد و جہد پر غور کرو۔ اپنے دعووں پر نظرِ ثانی کرو۔ اپنے بڑوں کی تاریخ پڑھو۔ اور عبرت پکڑو۔ زمانہ تیز رفتاری سے جا رہا ہے۔ اپنی عزیز عمر کی قدر کرو۔ اور فائدہ اٹھاؤ۔

خدا کے فضل و کرم سے وہ مبارک ایام نزدیک آ رہے ہیں۔ جب مقدس برادری دارالامان میں جمع ہوگی۔ اس برادری میں سید بھی ہوں گے اور مغل بھی۔ پٹھان اور آوان بھی۔ راجپوت۔ جٹ۔ ڈوگر۔ ترکھان۔ لوہار اور کمہار۔ حجام۔ غرض سب قومیں جمع ہوں گی۔ مگر قومی فخر و وقار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سیاہ و سفید کا امتیاز نہیں ہوگا کیونکہ وہ سب احمدی بھائی ہیں و بس۔

اے خدا کی موعودہ جماعت کے ممبرو۔ ہم میں سے بہت سے بھائی پچھلے اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔ جو آج نہیں ہیں۔ اور بہت سے ہیں۔ جو اب کے برکت حاصل کریں گے۔ مگر اگلے سال نہیں ہونگے۔ سو یہ موقع غنیمت ہے۔ اور غنیمت بھی بے مثال یہ جلسے ہوتے رہیں گے۔ دنیا دُور دُور سے آتی رہے گی۔ انتظام قسم قسم کی تبدیلیاں اختیار کریں گے۔ بادشاہ آئیں گے۔ دور دراز سے مسافر احمدی آئیں گے۔ مال و دولت نچھاور ہوگی۔ خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی۔ وہ بادشاہ بھی آئیں گے۔ جو آپ کے کپڑوں سے برکت حاصل کریں گے۔ مگر نہیں معلوم موت اپنا شکار کسے کرے اور کب کرے۔ لہٰذا جو جلسہ بھی میسر ہو۔ اس میں شامل ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے ساتھ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو کثرت سے لائیں۔ سو تبلیغوں کے برابر ایک تبلیغ قادیان لانا ہے۔ جلسہ سالانہ پر پیارے امام کی زیارت ان کی تقریر جو سراسر نئے معارفوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پُر ہوتی ہے۔ ایسی روح پرور اور مشعل ہدایت ہوتی ہے۔ کہ اشد سے اشد مخالف کو بھی اسے علمی خزانہ کہے بغیر نہیں بنتی۔ پھر ہم ان بھائیوں کی خدمت میں جو ابھی تک کسی نہ کسی وجہ سے احمدی نہیں ہوئے۔ مخلصانہ گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور تشریف لائیں۔ اور اگر ملاحظہ کریں۔ کہ وہ وعدے جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سے خدا تعالےٰ نے اس وقت کئے جبکہ آپ چاروں طرف سے مخالفت میں گھرے ہوئے تھے۔ وہ کس طور پر پورے ہوئے۔ ایک وقت تھا۔ کہ قادیان میں آپ کے اقربار بٹالہ میں مولوی محمد حسین اور ان کے ہمنوا امرتسر میں مولوی ثناء اللہ اور ان کی جماعت علیٰ ہذالقیاس ملک اور دنیا کے گوشے گوشے میں آپ کے یہاں آنے جانے والوں کو روکنے کے منظم اڈے تھے۔ ایسی حالت میں حضرت اقدس کو الہام ہوتا ہے۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق۔ یعنی یہ تکلیفیں اور مخالفتیں مٹ جائیں گی۔ اور آپ کو اس قدر قبولیت حاصل ہوگی۔ کہ بڑی بڑی دور اور تنگ و تاریک راستوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ یہاں تک کہ راستے ٹوٹ جائیں گے۔ سوائے معزز بھائیو تشریف لا کر بچشم خود ان حالات کا مطالعہ کرو۔ قادیان کا بچہ بچہ آنے والے مہمانوں کے استقبال اور خدمت کے لئے چشم براہ ہے۔ احمدی بھائیوں کو علاوہ ان ایسے بے شمار فوائد کے جو روحانی طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ ان دنوں ہر ایک بھائی سے ملاقات کا موقع اور وقت مل سکتا ہے۔ اور ایک وسیع اخوت کی کڑی میں منسلک ہونا

تحریک جدید سال ششم کے وعدے سو فیصدی پورا کرنیکا آخری ہفتہ

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق سے بہت سے مخلصین ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنے چھٹے سال کے عہد کو قرض لیکر ادا کیا۔ بہت سے وہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے قرضخواہوں کی رقوم کا ادا کرنا بند کر کے پہلے تحریک جدید کا عہد پورا کیا۔ کیونکہ تحریک جدید کا وعدہ ایک معین وقت کے لئے ہے۔ اور وہ معین تاریخ جب گذر جائے۔ اسے واپس نہیں لوٹایا جا سکتا ہے۔ مگر قرضخواہوں کو روپیہ دوسرے وقت دیا جا سکتا ہے۔ بہت سے دوست ہیں۔ جنہوں نے اپنے بیوی بچوں کے اخراجات کو بند کر لیا۔ تاکہ وہ پہلے تحریک جدید کے جہاد کی قربانی کا حصہ ادا کر لیں۔ یہ عمل اس لئے کیا۔ کہ جو وعدہ انہوں نے اپنے امام کے حضور کیا ہے۔ اسکی قدر و قیمت سب سے زیادہ ہے۔ پس انہوں نے تحریک جدید سال ششم کا عہد پہلے پورا کیا۔ اور اس وجہ سے کہ چھٹے سال کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء کی آخری تاریخ آنے سے پہلے ادا ہو جانا ضروری ہے۔ مگر جو اب تک بھی اپنے عہد کو پورا نہیں کر سکے۔ انہیں یاد رہے۔ کہ چھٹے سال کے وعدے سو فی صدی پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء بھی آ گئی ہے۔ جس میں صرف ایک عشرہ ہے۔ ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ۳۰ نومبر کی شام آنے سے قبل اپنا عہد سو فی صدی پورا کریں۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ ”اگر انہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پہلی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ آج ان سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست سستی اور غفلت ترک کریں۔ کیونکہ اس سے ان کی پہلی قربانیاں بھی ضائع ہو جائیں گی“ اس لئے وہ دوست جو اب تک چھٹے سال کا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ ان ایام کو غنیمت سمجھیں۔ اور ۳۰ نومبر تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

ایک نظر

مندرجہ ذیل جن ادویات کا رعایتی اعلان کیا گیا ہے۔ یہ ایک نیا دواخانہ ہے۔ جس نے نہایت ہی احتیاط سے مندرجہ اشتہار مرکبات کو قیمتی اور عمدہ اجزاء سے تیار کرایا ہے۔ تاکہ وہ جلد سے جلد شہرت حاصل کرے۔ اور قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دوکان چلانے کے واسطے ہر ایک شخص اول اول حتی المقدور عمدہ اور مفید دوائیں بنایا کرتا ہے۔ احباب اس سے خوب فائدہ اٹھائیں۔ سب دوائیں نہایت مفید اور عمدہ ہیں۔ قیمت بھی لاگت کے قریب ہے۔ (خاکسار ایڈیٹر)

درخواست ہائے دعا

(۱) ماسٹر محمد اسماعیل صاحب قریشی اول مدرس پدی پور کے گھر میں ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۰ء بروز جمعہ بوقت ۸ بجے شام کے فرزند نرینہ پیدا ہوا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولود کا نام منور احمد رکھا ہے۔ ماسٹر صاحب احباب سے مولود کی درازیٔ عمر اور صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) حاجی محمد الدین صاحب تہال والے تمام ناظرین فاروق سے ملتجی ہیں۔ کہ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن سے تشریف لانیوالے ہیں۔ ان کی بخیریت واپسی کی دعا فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔

دعائے مغفرت۔ میاں غلام دین صاحب احمدی ساکن بہتہ ضلع انبالہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔

تقریب رخصتانہ۔ مکرمی بابو فضل احمد صاحب پنشنر مہاجر قادیان کی دختر کا رخصتانہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۰ء کو بعد عصر ہوا۔ جس میں معززین جماعت اور بہت سے احمدی احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ جن کی مٹھائی و چائے سے تواضع کی گئی۔ اور سب نے مل کر دعا کی۔ اس تقریب پر منشی عبد الغنی صاحب سیالکوٹی نے جن کے صاحبزادہ کا نکاح بابو صاحب کی اس صاحبزادی سے ہوا ہے۔ نیک نمونہ قائم کیا کہ سال بھر کے واسطے فاروق ایک غریب احمدی کے نام جاری کرایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اور منشی عبد الغنی صاحب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

نہایت اعلیٰ درجہ کی مفید اور خاص مجرّب دویات

۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک رعایتی قیمت پر اسلئے دی جاتی ہیں۔ کہ ان مجربات کا عام شہرہ ہو جائے۔ اسوقت لاگت سے بھی کم قیمت پر بطور آزمائش و امتحان دی جائیگی

(یہ تمام مرکبات زیر نگرانی خاندانی طبیب حکیم محمد عبد القدوس صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) تیار کی گئی ہیں)

سو سال کا بوڑھا سوئی میں دھاگا ڈال سکتا ہے

سُرمہ مقوی بصر خاص یہ سرمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک استعمال کرنے سے سو سال کا بوڑھا سوئی میں دھاگہ ڈال سکتا ہے ضعف بصارت کے لئے سائنٹفک اور حکمی علاج ہے۔ ہر گھر میں اس کا رہنا باعث مسرت ہوگا۔ دواخانہ نے اس کے لئے ایک خاص قسم کی سلائی بھی تیار کرائی ہے۔ قیمت مع سلائی فی تولہ ۸/ رعایتی قیمت ۶/ ۳ ماشہ ۵/ علاوہ محصولڈاک

عرق مبارک یہ عرق اعلیٰ اور مقوی اجزا کا مرکب ہے۔ ضعف جگر تلی یا معدہ۔ کمی بھوک۔ دائمی قبض۔ کمزوریٔ مثانہ۔ سر درد یرقان پرانا بخار جیسے تکلیف دہ امراض کے لئے عرق مبارک اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔ عورتوں کے امراض بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے بھی مجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ رعایتی قیمت ۸/ علاوہ محصولڈاک۔

حب زرد جام عشق یہ گولیاں انسانی کمزوری مردانہ طاقت کے لئے بینظیر ہیں اعلیٰ درجہ مقوی و ممسک بہت جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ ضرور تمند حضرات ایک مرتبہ ضرور استعمال فرماویں۔ بیش قیمت اجزا کا مرکب ہے۔ مقابلہ کر کے آزمائیں۔ قیمت ۴۰ گولیاں چار روپیہ رعایتی ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

لبوب کبیر خاص یہ لبوب قیمتی ادویہ کا نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ مقوی باہ اور اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے۔ اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے۔ نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

حب کیف:۔ مردانہ امراض کے لئے بینظیر تحفہ ہے۔ اسکی پہلی ہی خوراک حیرت انگیز اثر دکھلاتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت بیس گولی ۱۲/ رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیمیہ دواخانہ یونانی معرفت منیجر فاروق قادیان پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء نمبر ۴۳

خطبہ عید الفطر مورخہ ۲ نومبر ۱۹۴۰ء

آئندہ پچیس ۲۵ سال جماعت احمدیہ کے لئے زندگی اور موت کا سوال

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

رمضان گذر گیا۔ اور وہ دن آگیا۔ جسے عید کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے۔ لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے۔

رمضان کا مہینہ

ہے۔ تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں۔ بھوکے رہتے ہیں۔ پیاسے رہتے ہیں۔ شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں۔ تلاوتِ قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں۔ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔

غرض یہ تیس دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے۔ لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کے بندے بھوکے اور پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں۔ لیکن یہ ابتلا ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں۔ اور ان کے بعد جلد ہی

خوشی اور راحت کا دن

آجاتا ہے۔ لیکن بندہ جب خود اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کرتا ہے۔ تو بعض دفعہ وہ اتنی لمبی ہو جاتی ہے۔ کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ مصیبت چلتی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو صدیوں تک وہ مصیبت سروں پر مسلط رہتی ہے۔ اور عید آنے میں ہی نہیں آتی۔ بلکہ روز بروز دور ہوتی چلی جاتی ہے۔

پس بندے کو ہمیشہ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو ابتلا لمبا ہو جائے۔ اس میں ضرور کسی بندے کی کوتاہی کا دخل ہوتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی لمبے ابتلا نہیں آتے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ابتلا بھی آتا ہے۔ وہ عارضی ہوتا ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایسے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ میرے بندے پر جتنی جلدی ہو سکے۔

عید کا دن

آجائے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہ رضؓ نے پوری کوشش کی۔ کہ وہ اسلام کو پھیلائیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے احکام کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی عید بہت جلد آگئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا واقعہ بھی بتاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ بنی اسرائیل کے لئے کتنی جلدی عید لانا چاہتا تھا۔ مگر بندوں نے اُسے کس طرح دُور کر دیا۔ خدا نے تو چاہا تھا۔ کہ وہ انہیں ارضِ مقدسہ میں موسیٰؑ کی زندگی ہی میں لے جائے۔ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چالیس سال پہلے انہیں ارض مقدسہ میں لے جانا چاہتا تھا۔ مگر بندوں نے اسے پیچھے ڈال دیا۔ گویا خدا تو ان کے لئے عید کا دن جلد لانا چاہتا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے اعمال سے اسے کسی اور وقت پر ڈال دیا۔

ہماری جماعت کو بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے لئے جلد سے جلد

عید کا دن لانے کی کوشش

کر رہی ہے۔ یا اس عید کو اور زیادہ پیچھے ڈال رہی ہے۔ جن قوموں کے سامنے کوئی عید موجود نہیں ہوتی۔ انہیں اپنی کامیابی میں شک ہوتا ہے۔ لیکن ہماری جماعت کو اس عید کے آنے میں کیا شک ہو سکتا ہے جبکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس عید کا اسی طرح وعدہ کیا ہوا ہے۔ جس طرح اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ساتھ کیا۔ اور جس طرح حضرت مسیح ناصری کی جماعت کو اس نے وعدہ دیا۔ پس اس وعدے کا اسی طرح پورا ہونا ضروری ہے۔ جس طرح وہ پہلے انبیاء کے زمانہ میں پورا ہوتا رہا۔ کیونکہ وہ خدا جو نوحؑ کے زمانہ میں تھا۔ آج بھی ہے۔ وہ خدا جو ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھا۔ آج بھی ہے۔ وہ خدا جو موسیٰؑ کے زمانہ میں تھا۔ آج بھی ہے وہ خدا جو عیسےٰؑ کے زمانہ میں تھا آج بھی ہے۔ اور وہ خدا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ آج بھی ہے۔ پھر ہماری جماعت کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیوں اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید نازل ہونے میں دیر کر رہی ہے۔ یقیناً اس نصرت اور تائید کے دیر میں آنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ

ہماری طرف سے کوتاہیاں

ہو رہی ہیں۔ اور ہماری غفلتیں اور سستیاں اس میں روک بن رہی ہیں۔ اگر ہم اپنی کوتاہیوں کو دور کر دیں۔ تو یقیناً وہ ابتلاء کا زمانہ وہ آزمائش کا زمانہ اور وہ امتحان کا زمانہ جو ہر نبی کی جماعت کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ اسی طرح چھوٹا ہو جائے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانہ میں چھوٹا ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر وفات نہیں آئی۔ جب تک آپ نے اسلام کو عرب میں قائم نہیں کر دیا۔ اور صحابہ پر اس وقت تک وفات نہیں آئی۔ جب تک ساری دنیا پر اسلام غالب نہیں آگیا۔ بے شک

مسیحی صفت انبیاء

کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہوتا ہے۔ وہ موسوی صفت انبیاء کے سلوک سے مختلف ہوتا ہے۔ موسوی صفت انبیاء کو فوراً حکومت مل جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے۔ کہ انکی زندگی میں ہی شریعت کا عملی رنگ میں نفاذ ہو جائے۔ مگر مسیحی صفت انبیاء شریعت نہیں لاتے۔ صرف سابق شریعت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے وقت میں حکومت ضروری نہیں ہوتی۔ پس ان کی جماعت کو حکم ہوتا ہے۔ رافت سے۔ محبت سے۔ پیار سے۔ ملاطفت سے تبلیغ کرتے جاؤ۔ اور دشمنوں کی مخالفتوں پر صبر کرو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی ترقی کے زمانہ میں نسبتاً تاخیر ڈال دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ مسیحی صفت نبی تھے۔ اسلئے ان کے زمانہ ترقی کے آنے میں اس سے تو ضرور زیادہ تاخیر ہونی چاہیئے۔ جس قدر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ترقی میں ہوئی۔ مگر پھر بھی یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ یہ تاخیر اسی قدر ہی لمبی ہو۔ جتنی مسیح ناصری کے زمانہ میں ہوئی۔ موسیٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آپس میں مماثلت ہے۔ مگر

حضرت موسیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا زمانہ ترقی

ایک جیسا نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو موعود سرزمین پر جو غلبہ حاصل ہوا۔ وہ قریباً ۸۰-۹۰ سال کے بعد حاصل ہوا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہ رضؓ کو یہی غلبہ بیس سال کے عرصہ میں حاصل ہو گیا تھا۔ گویا یہ عرصہ قریباً ۲۵ فی صدی رہ گیا۔ اور پچھتر فی صدی کمی آگئی۔ چنانچہ چالیس پچاس سال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ رہے۔ اور اپنے دین کی اشاعت کرتے رہے۔ پھر چالیس سال تک خدا تعالےٰ نے ان کی قوم کو جنگلوں میں پھرایا۔ اور اس کے بعد انہیں موعود سرزمین پر غلبہ حاصل ہوا۔ گویا قریباً ۸۰ یا ۹۰ سال کے بعد انہیں غلبہ ملا۔ اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی ہے۔ اور مدینہ میں جانے کے قریباً سات سال کے بعد آپ کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے وقت سے چوتھائی حصہ میں آپ کو غلبہ مل گیا۔ لیکن حضرت مسیح ناصری کی قوم کی ترقی تین سو سال میں ہوئی تھی۔ اب اگر ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی صحابہ کے طریق کو اختیار کریں۔ اور صحابہ کی کی طرح ہی اطاعت وفرمانبرداری میں کوشاں رہیں۔ اور ہم کوشش کریں۔ کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلنے والے ثابت ہوں۔ تو ہمارے لئے بھی

خداتعالےٰ کا وہی نشان

ظاہر ہونا چاہیئے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے لئے ظاہر ہُوا۔ اور ہمیں بھی مسیح ناصری کی قوم کی ترقی کے زمانہ کے پہلے حصہ میں غلبہ حاصل ہو جانا چاہیئے۔ جو چھتر سال بنتے ہیں۔ ان چھتر سالوں میں سے پچاس سال گزر چکے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء سے کچھ عرصہ پہلے بیعت کا اعلان کیا تھا۔ اور اب ۱۹۴۰ء ہے۔ گویا

پچاس سال گزر چکے

اور اب صرف پچیس سال رہتے ہیں۔ اگر ہم یہ ثابت کرنا چاہیں۔ کہ ہم صحابہ کے نقش قدم پر ہیں۔ اگر ہم یہ ثابت کرنا چاہیں۔ کہ ہم پر اسی نسبت سے برکات نازل ہو رہی ہیں۔ جس نسبت سے صحابہ رضؓ پر برکات نازل ہوئیں۔ تو ان بقیہ پچیس سالوں میں ہماری تبلیغ اس قدر پھیل جانی چاہیئے۔ کہ دشمن بھی اقرار کرے کہ اب احمدیت دنیا میں قائم ہو گئی ہے۔ مگر یہ پچیس سال کا عرصہ اس پچاس سال کے عرصہ کو دیکھتے ہوئے جو گزر چکا۔ بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

آج سے پچاس سال پہلے

صرف ایک شخص تھا۔ جس نے قادیان میں کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کیا۔ کہ میرا خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اس نے میرے سپرد یہ کام کیا ہے۔ کہ دنیا کو راہِ راست پر لاؤں۔ اس کے ہمسایوں اس کے عزیزوں۔ اس کے دوستوں اور رشتہ داروں نے اسکی آواز کو سنا۔ اور اسے

انتہائی نفرت

اور حقارت کے ساتھ رد کر دیا۔ اور کہا۔ کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ ہم سب مل کر تمہیں تباہ کر دیں گے چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوانی کے دوست اور آپ سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اور جو ہمیشہ آپ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اسی

دعوےٰ کے معًا بعد

یہ اعلان کیا۔ کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی اسے تباہ کر دوں گا۔ اس وقت کون تصور کر سکتا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسا معزز اور با رسوخ انسان کسی کے متعلق یہ کہے۔ کہ میں اسے تباہ کر دوں گا۔ اور پھر وہ تباہ نہ ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ داروں نے اعلان کر دیا۔ بلکہ بعض اخبارات میں یہ اعلان چھپوا بھی دیا۔ کہ اس شخص نے دوکانداری چلائی ہے۔ اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی۔ پھر یہ میرے ہوش کی بات ہے۔ کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارہ انتظام میں کمیں کہلاتے ہیں۔ آپ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا۔ اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔ غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپ کو مٹانا۔ اور آپ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا۔ مگر

خدا نے اپنے بندے سے کہا

”دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔“

ایک بے کس اور بے بس انسان قادیان جیسی بستی میں جہاں ہفتہ میں صرف ایک دفعہ ڈاک آیا کرتی تھی۔ جہاں ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا۔ اور جہاں ایک روپیہ کا آٹا بھی لوگوں کو میسّر نہیں آتا تھا۔ کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر وہ انسان بھی ایسا ہے۔ جو نہ مولوی ہے۔ اور نہ بہت بڑی جائیداد کا مالک ہے (بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شریف خاندان میں سے تھے۔ مگر راجوں اور نوابوں کی طرح بہت بڑی جائیداد کے مالک نہیں تھے) وہ اٹھ کر دنیا کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے۔ اور پہلے دن ہی کہتا ہے۔ کہ خدا میرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ اور کون ہے۔ جو آج کہہ سکے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام

دنیا کے کناروں تک

نہیں پہنچا۔ لنڈن میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان لاتے۔ اور آپ پر درود اور سلام بھیجتے ہیں۔ امریکہ میں ایسے ہزاروں لوگ موجود ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ وہاں سے جماعت کے اخلاص کے خطوط میرے نام آتے رہتے ہیں۔ جاوا اور سماٹرا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ مردم شماری میں تو وہاں کی صرف ایک ریاست میں ۲۵ ہزار احمدی ثابت ہوئے تھے۔

اسی طرح مشرقی افریقہ میں۔ مصر میں۔ شام میں فلسطین میں۔ عرب میں۔ اٹلی میں۔ ایران میں۔ چین میں۔ جاپان میں۔ روسی علاقوں میں۔ جنوبی امریکہ اور ارجنٹائن وغیرہ میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ غرض دنیا کا کوئی علاقہ اور کوئی ملک ایسا نہیں۔ جہاں آپ کا نام نہ پہنچا ہو۔ مگر آج سے پچاس سال پہلے کیا کوئی خیال بھی کر سکتا تھا۔ کہ ایسی عظیم الشان کامیابی آپ کو حاصل ہو گی۔ پھر یہ کامیابی آپ کو یونہی حاصل نہیں ہو گئی۔ بلکہ آپ کو دُکھ دیئے گئے اپنوں کی طرف سے بھی اور غیروں کی طرف سے بھی۔ رعایا کی طرف سے بھی اور حکومت کی طرف سے بھی۔ چنانچہ قادیان میں اس وقت جو احمدی بھی آتا۔ حکومت اس کا نام نوٹ کر لیتی۔ ایک پولیس کانسٹیبل قادیان میں متعین تھا۔ اور وہ ہر آنے والے مہمان کا نام نوٹ کیا کرتا تھا۔ گویا

قادیان حکومت کی نظر میں ایک مجرموں کی بستی تھی

جہاں آنے والے لوگوں کی نگرانی کی جاتی تھی۔ یہ سلسلۂ مخالفت ایک لمبے عرصہ تک جاری رہا۔ مگر آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک کرکے آدمیوں کو کھینچنا شروع کیا۔ اور احمدیت کو اتنی ترقی حاصل ہوئی۔ کہ آج قادیان میں جتنے احمدی ہیں۔ اتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کسی جلسہ سالانہ پر بھی اکٹھے نہیں ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو آخری جلسۂ سالانہ ہُوا۔ اس میں سات سو کے قریب احمدی آئے تھے۔ اور اسکو اتنا بڑا نشان سمجھا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسۂ سالانہ کے ایام میں ایک دن جبکہ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تو تھوڑی دُور جانے کے بعد ہی واپس آ گئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ اتنے بڑے گروہ کے ساتھ اب سیر کرنا مشکل ہے۔ اور فرمایا۔ شاید اب میری وفات کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نبیوں کی وفات اسی وقت ہوتی ہے۔ جب ان کا سلسلہ ترقی کر جائے۔ تو اس وقت سات سو آدمیوں کے آنے کو اتنی اہمیت دی گئی۔ کہ ان کا آنا خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھا گیا۔ مگر

آج قادیان میں

معمولی تقریروں پر تین تین چار چار ہزار آدمی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور جلسۂ سالانہ کے موقعہ پر جبکہ سات سو آدمی آئے تھے۔ اور ان کے آنے کو ایک بہت بڑا نشان سمجھا گیا تھا۔ اور کجا یہ حالت ہے۔ کہ گزشتہ جلسۂ جوبلی کے موقعہ پر بیالیس ہزار آدمی اکٹھے ہوئے تھے۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ یہ معجزانہ ترقی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شُبہ نہیں۔ کہ یہ ایسی ترقی نہیں۔ جسے دیکھ کر یہ کہا جا سکے۔ کہ اب دنیا احمدیت کا مقابلہ کرنے سے مایوس ہو چکی ہے۔ اور جس ترقی کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جس کے بعد لوگ مقابلہ کرنے سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور یہ چیز تو ہمیں ابھی قادیان میں بھی میسر نہیں۔ اور اس وقت تک میسّر نہیں آ سکتی۔ جب تک مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کے رہنے والے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہوئے احمدیت میں داخل نہ ہو جائیں۔ صرف ہندوستان کے لوگ ہی نہیں۔ صرف ایشیا کے لوگ ہی نہیں۔ صرف افریقہ اور امریکہ کے لوگ ہی نہیں۔ بلکہ جب تک تمام کے تمام برّاعظم احمدیت کے جھنڈے تلے نہیں آ جاتے۔ اس وقت تک وہ روحانی غلبہ جو جماعت کے لئے مقدّر ہے۔ نہیں آ سکتا۔

پس ہماری جماعت کو یہ پچیس سال ایسے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے

زندگی اور موت کا سوال

اور ہر شخص کو تبلیغ میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اگر وہ اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو رشتہ داروں میں تبلیغ کرے۔ غیروں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو غیروں میں کرے۔ اور اپنے ملک کے اندر تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو ملک کے اندر تبلیغ کرے۔ اور اگر ممالک غیر میں جا کر تبلیغ کر سکتا ہے۔ تو ممالکِ غیر میں جا کر تبلیغ کرے۔

غرض ہر احمدی

دیوانہ وار احمدیت کی تبلیغ

میں مشغول ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا وہ نور جس سے اسکی اپنی آنکھیں منور ہوئیں۔ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے۔ کیونکہ آدم کی نسل میں سے ہونے کی وجہ سے دنیا کے تمام لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی دولت میں ان کو بھی شریک کریں۔ جو دولت خدا تعالےٰ نے ہمیں دی ہے۔ وہ صرف ہماری ہی نہیں۔ بلکہ سب کی ہے۔ بے شک وہ ہم سے اپنا ورثہ نہیں مانگتے۔ مگر یہ کوئی شرافت نہیں ہے۔ کہ جو بھائی ورثہ نہ مانگے۔ اسے ورثہ سے محروم رکھا جائے۔ بلکہ شریف آدمی اس وقت تک خوش نہیں ہوتا۔ جب تک اپنے بھائی کا حصہ اسے پہنچا نہیں دیتا۔ پس ہم پر ایک بڑی

بھاری ذمہ داری

عائد ہے۔ اور ایک زبردست امانت ہمارے سپرد کی گئی ہے۔ جس میں آدم کا ہر بیٹا حصہ دار ہے۔ جب تک ہم اس ہدایت کو ہر ایک آدمی تک نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچا لیتے۔ اس وقت تک ہم خدا تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکتے۔

پس میں اس عید کی تقریب پر جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

آج سے تبلیغ کی طرف

وہ پہلے سے بہت زیادہ متوجہ ہو جائیں۔ اور جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ وہ سب تبلیغ احمدیت میں منہمک ہو جائیں۔ تا اگلے پچیس سالوں میں اس نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو حضرت موسیٰ کی قوم کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کو حاصل تھی۔ اور مسیح ناصری کی قوم کے مقابلہ میں مسیح محمدی کی جماعت کو حاصل ہے۔ ہم ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور دنیا میں ایک ہی دین ہو۔ اور ایک ہی پیشوا اور آدم اول کی طرح آدم ثانی پھر ایک دفعہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرے۔ تاکہ خدا کی بادشاہت جس طرح آسمان پر ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی قائم ہو۔ اور جس طرح فرشتے اسکی تقدیس کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام بندے اسکی تقدیس کرنے لگ جائیں۔ اب میں

دعا

کر دیتا ہوں۔ دوست بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کو دور کرے۔ اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس کا روشن چہرہ تمام دنیا کو دکھا سکیں۔ اور اسلام تمام عالم میں پھیل جائے۔ وہ ہماری زبانوں میں برکت ڈالے۔ ہماری باتوں میں اثر پیدا کرے۔ اور ہمارے دلوں میں سچائی کو جگہ دے۔ تا ہمارا کوئی قدم جھوٹ۔ فریب اور ظلم پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ ہمارے تمام اعمال انصاف اور سچائی پر مبنی ہوں۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو۔ خدا ہمیں تکبر اور ظلم سے بچائے۔ ہمارے دلوں میں محبت شفقت اور رافت کے جذبات پیدا کرے۔ اور عشق الٰہی سے ہمارے قلوب کو سرشار کرے۔ تاکہ ہماری دنیا ہی درست نہ ہو۔ بلکہ دین بھی درست ہو۔ اور صرف ہماری ہی دنیا اور ہمارا ہی دین درست نہ ہو۔ بلکہ تمام لوگوں کی دنیا اور تمام لوگوں کا دین درست ہو۔

حفظانِ صحت

صحت قائم رکھنے کیلئے ورزش نہایت ضروری ہے

(از خان صالح احمدؐ خاں فاضل)

صحت انسان کی زندگی کے لئے از حد ضروری ہے۔ اور اسکی طرف عوام الناس بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ اور اسکی قدر و قیمت کا احساس نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر وہ اسکی اہمیت کو سمجھیں۔ تو ان کی جسمانی حالت اس قدر کمزور نہ ہو۔ جس قدر آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔ صحت کے بغیر دنیا کی تمام چیزیں ناکارہ ہیں۔ اگر صحت نہ ہو۔ تو تاجر اپنے کاروبار میں۔ طالب علم اپنی تعلیم میں ہرگز دل نہیں لگا سکتے۔ مختصر یہ کہ تندرستی کے بغیر علمی۔ اخلاقی۔ اقتصادی اور روحانی ترقی دشوار ہے۔ اور تندرستی کے برقرار رکھنے کے لئے ورزش انسان کے لئے از حد ضروری ہے۔ یہ ایسی ہی ضروری ہے۔ جس طرح ہوا۔ پانی اور غذا۔ جو شخص پابندی سے ورزش نہیں کرتا۔ کبھی تندرست نہیں رہ سکتا۔ ورزش سے مراد ہاکی۔ فٹ بال یا کرکٹ کھیلنا نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ ورزشیں ہیں۔ جو اقتصادی لحاظ سے جسم اور دماغ دونوں کے لئے یکساں مفید ہوں۔ دنیا میں زیادہ تعداد زراعت پیشہ لوگوں کی ہے۔ اور ان لوگوں کو جسمانی ورزش زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ ان کو روٹی کپڑے کے حصول کے لئے دن میں دس گھنٹے اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اور جب تک دماغ اچھی حالت میں نہ ہو۔ جسمانی مشقت ممکن نہیں۔ کاشتکار کی زندگی بالکل مطابق فطرت انسانی ہے۔ ہم جتنا اس سے ہٹ جاویں گے۔ اتنی ہی ہماری صحت خراب ہوگی۔ کاشتکاروں کی زندگی سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ کہ ہمیں دن میں کم از کم آٹھ گھنٹے کام کرنا چاہیئے۔ جن میں دماغی کام بھی شامل ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ کیا کریں۔ جو کاشتکار نہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اگرچہ حکمائے مغرب نے ہاکی اور فٹ بال وغیرہ کے کھیل وضع کئے ہیں۔ اور اس میں شبہ نہیں۔ کہ ان کھیلوں میں جسمانی ورزش ضرور ہوتی ہے۔ لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ ہر کس و ناکس ان کھیلوں کو آسانی کے ساتھ مہیا کر سکتا ہے؟ اسلئے ہم کو ایسے کھیل کھیلنے چاہئیں۔ جن پر ہر شخص بہ سہولت عمل پیرا ہو سکے۔ نیز جو جسم اور ذہانت دونوں کو تقویت پہنچائے۔ کیونکہ صرف اس طرح کی ورزش انسان کو حقیقی معنوں میں تندرست رکھ سکتی ہے۔ تیرنا۔ دوڑنا۔ کودنا۔ اور چھلانگیں لگانا ایسی ورزشیں ہیں۔ کہ ہر شخص بغیر کچھ خرچ کئے حاصل کر سکتا ہے۔ اور جس قدر صحت جسمانی ان کھیلوں سے برقرار رہتی ہے۔ وہ ہاکی۔ فٹ بال سے کہیں زیادہ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے جہاں مغربی کھیلوں ہاکی اور کرکٹ کو ناپسند فرمایا ہے۔ وہاں دیسی کھیلوں تیرنا دوڑنا۔ کودنا اور چھلانگیں لگانے کو ضروری قرار دیا ہے۔ حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے۔ کہ وہ اس قسم کی ورزشوں کو رائج کرے۔ اور نوجوانوں کو مجبور کرے۔ کہ وہ اس میں ضرور حصہ لیں۔ تاکہ ان کی روحانی اور جسمانی تربیت ہو سکے۔ مقامی مجلس اس پر خوب عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ یہ انتظام فرمایا ہے۔ کہ قادیان کے تمام احمدی نوجوان ہر روز صبح شام باقاعدہ طور پر ایک پی۔ ٹی انسٹرکٹر P.T. Instructor کی زیر نگرانی ورزش کرتے ہیں۔ نیز صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمدؐ صاحب نے حضور کی تیرنے کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قادیان میں ایک شاندار ٹینک بنوا دیا ہے۔ جہاں تمام چھوٹے بڑے تیرنا سیکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ لڑکیوں کو بھی ہفتہ میں دو دفعہ تیرنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جو زیر نگرانی اہلیہ صاحبہ چودھری خدا بخش صاحب وہ کرتی ہیں۔ اہلیہ صاحبہ چودھری صاحب کو تیرنے کی خوب مشق ہے۔

پس ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔ کہ ہم جہاں ذہنی اور روحانی لحاظ سے اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنائیں۔ وہاں جسمانی لحاظ سے بھی بے مثل ہونا چاہیئے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ خراب صحت والے کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ "جس شخص کی صحت اچھی نہ ہو۔ جسم میں طاقت نہ ہو۔ وہ خدمت دین کے بہت سے مواقع سے بھی محروم رہ جاتا ہے"۔

غرض ہمیں ورزش کا اس قدر شوق ہونا چاہیئے۔ کہ کسی حالت میں ہم اسے ترک نہ کر سکیں۔ ہم اسے بالکل محسوس نہیں کرتے۔ کہ جسمانی ورزش کے بغیر ہمارے دماغی کام کس قدر کمزور اور معمولی ہوتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو نحیف ہوں۔ یا جن لوگوں کے پاس بالکل وقت نہ ہو۔ ان کے لئے چہل قدمی بہت اچھی چیز ہے۔ اس کے متعلق بہت صحیح کہا گیا ہے۔ یہ سب ورزشوں کی ملکہ ہے۔ پیدل چلنے سے جسم کے ہر حصہ کو حرکت ہوتی ہے۔ اور دورانِ خون تیز ہوتا ہے۔ کیونکہ جس وقت ہم تیز چلتے ہیں۔ تازہ ہوا سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔

صحت کو برقرار رکھنے کے چند اصول

صحت برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ غذا اسی وقت تناول کی جائے۔ جبکہ بھوک خوب لگی ہو۔ اور کھانا کھانے میں عجلت کو کام میں نہ لایا جائے۔ بلکہ ہر ایک نوالہ اس وقت تک نہ نگلا جائے۔ جب تک اسے خوب چبا چبا کر سائدہ نہ کر لیا جائے۔ بھوک سے دو چار نوالے اگر کم کھائے جائیں۔ تو صحت کے لئے از حد مفید ہیں۔

میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ اکثر نوجوان ورزش کے بعد فوراً دودھ پی لیتے ہیں۔ جو غیر مفید ہے۔ کیونکہ ریاضت کی وجہ سے معدہ میں حدت بڑھ جاتی ہے۔ اور دودھ جیسی لطیف شے ایک منٹ بھی اسکی تاب نہیں لا سکتی۔ چنانچہ دودھ پیتے ہی پھٹ جاتا ہے۔ اور معدہ کو الٹا فاسد کرتا ہے۔

کھانا کھانے کے درمیان پانی نہ پیا جائے۔ تو بہتر ہے۔ بلکہ دو گھنٹے ٹھہر کر پانی پیا جائے۔ تو اچھا ہے۔ کیونکہ معدہ کو ہاضمے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ نیز سو کے اٹھنے کے بعد بھی پانی نہ پینا چاہیئے۔

نوجوانوں کو ورزش اس وقت کرنی چاہیئے۔ جبکہ غذا بالکل ہضم ہو چکی ہو۔ اور تھکنے سے پہلے پہلے ختم کر دینی چاہیئے۔

کھانا کھانے کے معاً بعد سو جانا صحت کے عین منافی ہے۔ بلکہ غذا کو قدرے تحلیل کرنے کے بعد سونا چاہیئے۔

شیخ الرئیس کا قول ہے۔ کہ دن کے وقت سونا بھی مضر ہے۔ کیونکہ اس سے سوء ہضم کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرماویں۔

منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چندۂ جلسہ سالانہ

غالباً آج ہی کے "الفضل" میں میں نے ایک اعلان ناظروں کی طرف سے پڑھا ہے۔ جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے چندہ کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ میں متواتر کئی سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ

جلسہ سالانہ کے اخراجات

اسکی آمد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور سال بھر کوشش کرتے کرتے تھوڑا بہت قرض جو انجمن اتارتی ہے وہ جلسہ سالانہ کے قریب پھر اپنی جگہ آجاتا بلکہ پہلے سے کچھ بڑھ ہی جاتا ہے۔ پچھلے سال بھی غالباً دس ہزار کے قریب خرچ آمد سے زیادہ رہا۔ اور اس دفعہ بھی جیسا کہ اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ قریباً چار ہزار روپیہ اس وقت تک آیا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا اندازہ بوجہ اس کے کہ اجناس کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں:

۲۵ ہزار روپیہ

ہے۔ اور یہ اندازہ بھی گذشتہ سے پیوستہ سال کے خرچ کے مطابق ہے۔ گزشتہ سال کے اخراجات کے اندازہ پر مبنی نہیں۔ اگر گزشتہ سال کے اخراجات پر ہی اندازہ لگایا جاتا۔ تو چالیس ہزار روپیہ تک خرچ کا اندازہ ہوتا۔ گزشتہ سال چونکہ جوبلی کا جلسہ تھا۔ اور لوگ کثرت سے قادیان آئے تھے۔ اسلئے انہوں نے اس سال کے اخراجات کی بنیاد گذشتہ جلسۂ جوبلی سے پہلے سال کے اخراجات پر رکھی ہے۔ لیکن پھر بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے لوگ پہلے سے زیادہ جلسۂ سالانہ پر آتے ہیں۔ اور

ہر سال لوگوں کا زیادہ آنا

بتاتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے جماعت ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح جو بیعتوں کی فہرستیں چھپتی رہتی ہیں۔ ان کا اندازہ لگا کر اور جو نسل بڑھ رہی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے بھی یہ قطعی اور یقینی بات ہے۔ کہ ہماری جماعت میں آٹھ دس ہزار آدمی سالانہ بڑھ جاتے ہیں۔

یہ زیادتی جو ہر سال ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ سالانہ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آمد بھی بڑھتی جاتی۔ مگر بجائے اس کے کہ آمد بڑھتی۔ وہ قریباً ہر سال ایک جگہ پر ہی قائم رہتی ہے۔ یعنی آمد پندرہ سولہ سترہ یا اٹھارہ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ اور اخراجات ہمیشہ بیس پچیس ہزار روپے ہوتے ہیں۔ گذشتہ سال تو یہ اخراجات بہت زیادہ ہوئے تھے۔ اس طرح ہر سال پانچ چھ ہزار روپیہ سے لیکر آٹھ دس ہزار روپیہ تک سلسلہ پر بار پڑ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے دلوں میں جہاں جلسۂ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت ہے۔ وہاں جلسۂ سالانہ کے اخراجات برداشت کرنے کی اہمیت ان کے دلوں میں نہیں حالانکہ اگر اخراجات اسی طرح بڑھتے چلے جائیں۔ تو آئندہ جلسہ سالانہ کے انتظام میں بہت سے خطرات پیدا ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔ بعض دوستوں نے انہی مشکلات کو دیکھ کر متواتر یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ

جلسہ سالانہ پر کھانے کا انتظام

جماعت کی طرف سے نہ ہو۔ بلکہ لوگ اپنے اپنے کھانے کا انتظام خود کیا کریں۔ بادی النظر میں یہ تجویز گو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس طرح کیا جائے۔ تو گو انجمن ہر سال آٹھ دس ہزار کے بار سے بچ جائے گی۔ مگر جماعت چالیس پچاس ہزار کے مزید بار کے نیچے دب جائے گی۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ جو لوگ بازار سے خرید کر کھانا کھائینگے۔ انہیں نسبتاً زیادہ خرچ کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح جماعت ایک مزید بار کے نیچے آجائے گی۔ جو لوگ چندہ دیتے ہیں۔ وہ تو سمجھ لیں گے۔ کہ جو کچھ انہوں نے چندہ دینا تھا۔ وہ کھانے میں سے منہا ہو گیا۔ لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ جن کا چندہ اخراجاتِ جلسہ کے برابر ہو۔ میرا خیال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر جتنے لوگ آتے ہیں۔ ان میں سے دو تین سو سے زیادہ لوگ ایسے نہیں ہوتے۔ جن کا چندہ ان کے اخراجاتِ جلسہ سے زیادہ ہو۔ اور صرف چند آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو غیر معمولی طور پر زیادہ چندہ دے دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بالعموم جماعتیں اس چندہ کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ اور افراد بھی اس میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔

پس آج میں

تمام جماعتوں کو بالخصوص قادیان والوں

کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کی ذمہ واری بہت زیادہ ہے۔ ہم لوگ میزبان ہیں۔ اور باہر سے آنے والے مہمان ہیں۔ پس ہم پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہے۔ کئی موقعوں پر لوگوں کے گھروں میں مہمان آجاتے ہیں۔ اس وقت وہ جانتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے مہمانوں کے لئے کتنے بوجھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح شادیوں کے موقعہ پر یا جب کوئی بچہ پیدا ہو۔ یا کسی کی وفات ہو جائے۔ تو دس دس پندرہ پندرہ بیس بیس مہمان آجاتے ہیں۔ اور لوگ خوشی سے اس بوجھ کو برداشت کرتے ہیں۔ اگر ایک بڑھیا فاقوں مر رہی ہو۔ اور اس کے پھٹے پرانے کپڑے ہوں۔ اور اتفاقاً اس کا داماد آجائے۔ تو وہ یہ نہیں کہتی۔ کہ اب میں اپنے داماد کو کہاں سے کھلاؤں بلکہ چاہے وہ قرضہ اٹھائے۔ چاہے اپنی کوئی چیز فروخت کرے یا گرو رکھے۔ اخراجات ضرور برداشت کرتی ہے۔ تو اگر ذمہ واری کا وہ احساس جو ہر غریب کو بھی ہوتا ہے۔ اس سے نصف احساس بھی ہماری جماعت کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ تو وہ کئی گنے زیادہ اس چندہ میں حصہ لے سکتی ہے۔

قادیان کے لوگوں کے متعلق عام طور پر یہ شکایت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اپنے کھانے کا بوجھ بھی سلسلہ پر ڈال دیتے ہیں۔ اور اگر جلسہ سالانہ کے مہمانوں پر بیس پچیس ہزار کے قریب روپیہ خرچ آتا ہے۔ تو اس میں سے چار پانچ ہزار کے قریب قادیان والوں پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اگر قادیان کے تمام لوگ اپنے کھانے کا گھروں میں انتظام کریں۔ تو جلسہ سالانہ کے اخراجات سولہ سترہ ہزار میں پورے ہو سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ بات درست ہے۔ مگر اس میں بہت سی دقتیں اور مشکلات حائل ہیں۔ ان دنوں سارے آدمی کام پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ اور اس وجہ سے

گھروں میں کھانے کا انتظام

نہیں ہو سکتا۔ ہم نے کئی دفعہ چاہا ہے۔ کہ اس بات کی سختی سے پابندی کی جائے۔ کہ قادیان کے رہنے والے اپنے کھانے کا اپنے گھروں میں خود انتظام کریں۔ مگر جب ہم نے غور کیا۔ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اگر ایسا کیا جائے۔ تو مہمان نوازی نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ لازماً کھانے کی تیاری وغیرہ کے لئے عورتوں کو اپنے گھروں میں رہنا پڑے گا۔ اور جب وہ اپنے گھروں میں رہیں گی۔ تو جلسہ سالانہ پر آنے والی عورتوں کو کھانا کون کھلائے گا۔ ان کی نگرانی کون کریگا۔ اور جلسے کا انتظام کون کریگا۔ اسی طرح اگر مرد گھر کے کاموں سے پوری طرح فارغ نہ ہوں۔ تو وہ بھی جلسہ سالانہ کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ صرف ایسے ہی لوگ اس بوجھ کو اٹھا سکتے ہیں۔ جن کے گھروں میں ملازم ہوتے ہیں۔ مثلاً ہمارے گھروں میں ناشتہ وغیرہ گھر سے ہی مہمانوں کو دے دیا جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہماری عورتیں زیادہ کام کرتی ہیں۔ بلکہ وہ گھر کا کام نوکروں کے سپرد کر کے خود

جلسہ سالانہ کے کاموں میں مصروف

ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح ہمارے گھروں میں ان دنوں میں بھی کھانا تیار ہوتا ہے۔ مگر وہ ہزاروں لوگ جن کے گھروں میں کوئی نوکر نہیں ہوتے۔ اگر ان کی عورتیں گھر کا کام کریں گی۔ تو جلسہ سالانہ کا کام نہیں کر سکیں گی۔ اور اگر جلسہ سالانہ کا کام کریں گی۔ تو گھر کا کام نہیں کر سکیں گی۔

غرض عورتیں چونکہ ان دنوں اپنے گھر کا کام نہیں کر سکتیں۔ اسلئے ان کے بچے خاوند اور دیگر رشتہ دار اپنا کھانا لنگر سے منگواتے ہیں۔ اور خود جلسہ کے کاموں میں معروف رہتے ہیں۔ اور گو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو کوئی کام نہیں کرتے۔ مگر ایسے کمزوروں اور منافقوں کا وجود ہر جماعت میں پایا جاتا ہے۔ ورنہ جس طرح مخلص مرد ان دنوں کام میں مشغول ہوتے ہیں۔ اسی طرح مخلص عورتیں کام میں مشغول ہوتی ہیں۔ اگر انہیں کام سے فارغ کر دیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اور اگر انہیں کام پر رکھا جائے۔ تو سلسلہ پر ان کے کھانے کا بوجھ پڑنا یقینی بات ہے۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے۔ جسے اگر قادیان کے رہنے والے اختیار کر لیں۔ تو باوجود سلسلہ پر ان کے کھانے کا بار ہونے کے وہ بوجھ زیادہ تکلیف دہ صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور وہ یہ کہ جتنا بوجھ ان کی وجہ سے سلسلہ پر پڑتا ہے۔ اتنا ہی بوجھ وہ

جلسہ سالانہ کے چندہ

میں حصہ لے کر اٹھا لیں۔ تب یقیناً وہ روک جو آمد کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ دور ہو جائے۔ پس سب سے پہلے میں قادیان کی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ میں زیادہ حصہ لے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت پر پہلے ہی کئی قسم کے بار ہیں۔ مگر یہ بار بھی انہی باروں میں سے ہے۔ جن کو جماعت نے اٹھانا ہے۔ اور یہ اسی طرح دور ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو اس کام کو بند کر دیا جائے۔ اور یا پھر چندہ میں فراخدلی سے حصہ لیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کو کسی صورت میں بھی بند نہیں کیا جا سکتا پس جب اسے بند نہیں کیا جا سکتا۔ تو یہی صورت رہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہے۔ کہ ہم اس بوجھ کو اپنی طاقت کے مطابق اٹھالیں۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ جس طرح تحریک جدید کے چندے کے متعلق بار بار تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اگر

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے

متواتر ہفتہ میں دو تین دفعہ ایسے اعلانات ہوتے رہیں۔ کہ فلاں فلاں جماعت نے جلسہ سالانہ کا چندہ دے دیا ہے۔ اور فلاں فلاں جماعت نے نہیں دیا۔ یا بہت کم دیا ہے۔ اسی طرح چندہ میں نمایاں طور پر حصہ لینے والی جماعتوں کے نام شائع ہوتے رہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ جو جماعتیں سست ہیں۔ وہ ہوشیار ہو جائیں۔ اور جو جماعتیں تو چست ہیں۔ مگر ان کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ سست ہیں۔ ان کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ ہوشیار ہو جائیں۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ایک آدھ اعلان کافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق بار بار تحریکات نہیں کی جاتیں۔ بیس پچیس ہزار کا بار معمولی نہیں ہوتا۔ جماعت کو خاص طور پر قربانیاں کر کے یہ بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور مزید برآں انہیں اپنے کرایہ کے لئے بھی کچھ روپیہ بچانا پڑتا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو صرف ایک چٹھی لکھ دینا کافی نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے تو اس طرح شور ڈال دینا چاہیئے۔ کہ جماعت کے ہر فرد کو احساس ہو جائے کہ مجھے اپنے فرض کی ادائیگی کا فکر کرنا چاہیئے۔ میں نے تو کبھی نہیں دیکھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے اس طرح چندۂ جلسہ سالانہ کے حصول کے لئے جدوجہد کی ہو۔ بالعموم صرف ایک دو چٹھیاں لکھنے پر کفایت کر لی جاتی ہے۔ اور سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ آپ ہی آپ چندہ آجائے گا حالانکہ یہ سال کے آخری دن ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں ایک طرف لوگوں نے جلسہ سالانہ کے لئے قادیان آنا ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے انہیں اخراجات کی فکر ہوتی ہے۔ دوسری طرف اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے انہیں یہ فکر ہوتا ہے۔ کہ اب سردی آگئی ہے۔ ان کے لئے گرم کپڑوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تیسری طرف ان کے سامنے چندۂ جلسہ سالانہ کی تحریک ہوتی ہے۔ چوتھی طرف ماہوار چندوں میں باقاعدگی کی بھی ان سے امید کی جاتی ہے۔

غرض ان ایام میں ان سے زبردست قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور قربانی ہی ہے۔ جو جماعت کی ترقی کا موجب بنتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آتی ہے۔ کہ وہ کہتا ہے۔ جو جماعت یہ قربانی کر رہی ہے۔ میں اسے ضرور ترقی دونگا۔ اگر ہر ترقی کے ساتھ جماعت اپنی قربانی میں بھی اضافہ کرتی چلی جائے۔ تو جماعت کی ترقی کی رفتار بہت زیادہ تیز ہو جائے۔ تم ایک طرف اگر صدر انجمن احمدیہ کی تحریکات کو رکھو۔ اور دوسری طرف تحریک جدید کے متعلق جو مختلف اوقات میں نوٹ مضامین اور اعلانات وغیرہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ وہ رکھو۔ تو تمہیں صدر انجمن احمدیہ کی تحریکات دسواں حصہ بھی نظر نہیں آئیں گی۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس نقص کا ازالہ کریں۔ اور متواتر اخبار میں یہ اعلان کراتے رہا کریں۔ کہ فلاں فلاں جماعت کی طرف سے چندہ آیا ہے۔ اور فلاں فلاں جماعت کی طرف سے چندہ نہیں آیا۔ اسی طرح جنہوں نے زیادہ اخلاص سے کام لیا ہو۔ ان کا نمایاں طور پر ذکر کیا جائے۔ تاکہ اگر جماعت سست ہے۔ تو اس کے کارکن اسے ہوشیار کر دیں۔ اور اگر کارکن سست ہیں۔ تو جماعت ان کو بیدار کر دے۔ اگر اس طرح تمام جماعتوں میں زندگی اور بیداری پیدا کی جائے۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ چندہ کی نہ صرف تمام رقم پوری ہو جائے۔ بلکہ مطلوبہ رقم سے زیادہ چندہ اکٹھا ہو جائے۔ لیکن اگر مطالبہ تو ۲۵ ہزار کا ہو۔ اور وصول ۱۵ - ۱۶ ہزار ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ چندہ کی وصولی میں چالیس فی صدی کمی ہے۔ اور یہ کمی کسی صورت میں بھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ یہ مان لیا۔ کہ دو یا تین فی صدی ہماری جماعت میں کمزور لوگ بھی ہیں۔ مگر ۲۵ ہزار کا مطالبہ کیا جائے۔ اور آئے ۱۵-۱۶ ہزار۔ یہ بتاتا ہے۔ کہ اس چندہ کے لئے کبھی پورے طور پر زور نہیں دیا گیا۔ پس میں بیرونی جماعتوں کو بھی اس امر کی طرف خاص طور پر متوجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ خیال نہ کریں۔ کہ ان پر بوجھ پڑا ہوا ہے۔ انہوں نے ہی بوجھ اٹھانا ہے۔ اور ان کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی تحریک میں بھی سست نہ ہوں۔ ماہوار چندوں کی ادائیگی کی بھی پوری پوری کوشش کریں۔ چندۂ جلسہ سالانہ میں بھی حصہ لیں۔ چندہ تحریک جدید میں بھی حصہ لیں۔ اور اسی طرح جلسہ سالانہ پر نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ اپنے دوستوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی لائیں۔ کیونکہ خالی روپیہ کا انتظام کافی نہیں۔ جب تک کثرت سے لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے نہ آئیں۔ پس دوستوں کو اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

جلسہ سالانہ پر وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔

چندۂ تحریک جدید

اس کے بعد میں تحریک جدید کے چندہ کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس مہینہ میں اور اس سے پچھلے ڈیڑھ مہینہ میں جماعت نے اس چندہ کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اس سال نہ صرف گذشتہ سال کے برابر وصولی ہو گئی ہے۔ بلکہ آمد میں خفیف سا اضافہ ہو گیا ہے (اس خطبہ کے بعد کے ایام میں پھر کچھ کمی آگئی ہے) اڑھائی مہینے پہلے تو وصولی میں پچاس فی صدی تک کمی تھی۔ مگر ان اڑھائی ماہ میں توجہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ چندۂ تحریک جدید کی آمد خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال سے دو چار سو روپیہ بڑھ گئی ہے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں۔ کہ چونکہ ۳۱ اکتوبر کی تاریخ گزر چکی ہے۔ اسلئے اب جماعت کو اس کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لینی چاہیئے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق پہلے کافی زور دیا جا چکا ہے۔ اسلئے اب مزید زور دینا مناسب نہیں۔ مگر جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جنہوں نے چندہ دے دیا ہے۔ ان سے ہم نے دوبارہ چندہ نہیں لینا۔ بلکہ جنہوں نے ابھی تک چندہ نہیں دیا۔ صرف ان سے چندہ وصول کرنا ہے۔ بے شک گذشتہ اڑھائی مہینہ میں جماعت نے بہت قربانی سے کام لیا ہے۔ مگر یہ قربانیاں جنہوں نے کیں۔ انہوں نے ہی کی ہیں۔ سب نے نہیں کیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو بھی حصہ لینے کی تحریک کریں۔ ممکن ہے۔ بعض کارکن یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ ہم نے اڑھائی مہینہ تو خوب محنت سے کام کیا ہے۔ اب مہینہ دو مہینے ہمیں آرام کرنا چاہیئے۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ خالص ایمان جو مومن کی ہمت کو بڑھاتا ہے۔ اس سے کام لیتے ہوئے وہ اس وقت تک چین اور آرام نہیں کریں گے۔ جب تک تمام لوگوں سے تحریک جدید کا چندہ وصول نہ کر لیں۔

ابھی تک تحریک جدید کے چندہ میں ۳۲ ہزار روپیہ کی وصولی باقی ہے۔ اور بیس بائیس ہزار گذشتہ سالوں کے چندہ میں سے رہتا ہے۔ اس تمام روپیہ کی وصولی کے لئے ان لوگوں پر زور دینا چاہیئے۔ جنہوں نے تاحال اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ وہ مخلصین جنہوں نے گذشتہ اڑھائی ماہ میں اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کی۔ اور جنہوں نے اپنے وعدوں کو پورا کر دیا۔ ان کے لئے تو بے شک وقفہ ہو سکتا ہے۔ مگر اب جو تحریک جماعت کے کارکن کریں گے۔ اس کا بوجھ ان لوگوں پر پڑے گا۔ جنہوں نے گیارہ مہینے غفلت سے گزار دیئے۔ اور انہوں نے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا کوئی خیال نہ کیا۔ پس گیارہ مہینے دوسروں سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے وہ کسی آرام کے مستحق نہیں۔ بلکہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں بیدار کیا جائے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندہ میں

قادیان کی جماعت کی وصولی

نہ صرف پچھلے سال سے کم ہے۔ بلکہ باہر کی کئی جماعتوں سے بھی کم ہے۔ اور یہ پہلا سال ہے۔ جس میں قادیان کی جماعت بعض دوسری جماعتوں سے پیچھے رہی۔ اس میں بہت سا دخل میری ایک بیوی کی بیماری کا بھی ہے۔ جو لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری ہیں۔ اور جو بیمار رہنے کی وجہ سے ہی چندہ کی وصولی کا اہتمام نہیں کر سکیں۔ مگر میں اس بات کا قائل نہیں۔ کہ کوئی زندہ جماعت ایسی بھی ہو سکتی ہے۔ جس کے کسی کام کا انحصار صرف ایک آدمی پر ہو۔ اور اگر وہ بیمار ہو جائے۔ یا خدانخواستہ فوت ہو جائے۔ تو کام بند ہو جائے۔ اس وقت ہمیں جو کارکن میسر ہیں۔ کیا ان کے متعلق کوئی بھی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور جب وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہیں گے۔ تو کیا ان کی وفات کے بعد سلسلہ کا کام بند ہو جائیگا؟ زندہ سلسلہ کی علامت یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں کام کرنے والے آدمی پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ یہی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کی وفات کے بعد ان کے سلسلہ کو زیادہ ترقی دیتا ہے۔ تا دنیا کو یہ بتائے۔ کہ میرے سلسلہ کا انحصار انبیاء کے وجود پر بھی نہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے دین کے لئے سب سے زیادہ قربانی کرنے والے انبیاء ہی ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ یہ بتانے کے لئے کہ اس کے دین کی ترقی کا انحصار کسی شخص واحد کی ذات پر نہیں۔ انبیاء کی وفات کے بعد ان کے قائم کردہ سلسلہ کو اور زیادہ ترقیات دینی شروع کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے زمانہ میں بڑی کامیابی ہوئی۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اس سے بھی زیادہ کامیابی ہوئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اس سے زیادہ۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے مقرب تھے۔ ان کا قرب رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قرب کے مقابلہ میں بالکل کم ہے۔ اور ان کی قربانیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قربانیوں کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہیں۔ اور پھر بھی اللہ تعالےٰ نے یہ بتانے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ دین میرا ہے۔ کسی انسان کا قائم کردہ نہیں۔ ان کی حقیر کوششوں میں برکت زیادہ ڈال دی۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے۔ تو عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اب سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اور دشمن خوش تھا۔ کہ چندہ آنا اب بند ہو جائے گا۔ اور جماعت کی ترقی رک جائیگی۔ مگر جب لوگوں نے ایک دو سال کے بعد دیکھا۔ کہ جماعت افراد کی تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے۔ قربانی کے لحاظ سے بڑھ گئی ہے۔ اور اشاعت دین کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے۔ تو انہوں نے یہ نئی بات بنائی۔ کہ اصل میں مولوی نورالدین صاحب جماعت میں ایک بہت بڑے عالم ہیں۔ اور سلسلہ کی تمام ترقی کا انحصار انہی پر ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تمام کام مولوی صاحب ہی کرتے تھے۔ گو ظاہر میں مرزا صاحب کا نام رہتا تھا۔ چنانچہ کئی مولوی طرز کے لوگ جو ظاہری علوم کی قدر زیادہ کیا کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی کہا کرتے تھے۔ کہ اس سلسلہ کو مولوی نورالدین صاحب چلا رہے ہیں۔ انہوں نے جب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد

دیکھا۔ کہ مولوی صاحب کے زمانہ میں سلسلہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر رہا ہے۔ تو انہوں نے خوش ہو کر کہنا شروع کر دیا۔ کہ ہم نہ کہتے تھے۔ تمام کام مولوی نورالدین صاحب کا ہے۔ غرض حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت سلسلہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گیا۔ اور مخالفوں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دینی شروع کر دی۔ کہ یہ تمام کارروائی نورالدین رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اس کی وفات کے بعد یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ جب وفات پا گئے

تو ان کے بعد اگر جماعت کے وہ مشہور لوگ جو اثر اور رسوخ رکھتے تھے۔ جیسے خواجہ کمال الدین صاحب یا ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے لحاظ سے مولوی محمد علی صاحب خلیفہ منتخب ہو جاتے۔ تو انگریزی دان طبقہ یہ خیال کرتا۔ کہ اب جماعت کی ترقی کی وجہ یہ ہے۔ کہ کوئی انگریزی میں دسترس رکھنے والا خلیفہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ مغربی علوم کے غلبہ کا ہی زمانہ ہے۔ مولویوں اور ملانوں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ جیسے حضرت خلیفہ اول رضؓ بعض دفعہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض لوگ ہمیں غصہ سے قل اعوذیئے ملا کہہ دیا کرتے ہیں۔ تو اگر ان میں سے کوئی خلیفہ ہو جاتا۔ تو انگریزی دان طبقہ پھر بھی یہ خیال کر سکتا تھا۔ کہ ممکن ہے جماعت کی ترقی انہی کی وجہ سے ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس الزام کو دور کرنے کے لئے کہ یہ سلسلہ انسانوں پر چل رہا ہے۔ اس انسان کو خلافت کے لئے چنا۔ جس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔ کہ وہ نالائق ہے۔ ناتجربہ کار ہے۔ کم علم ہے۔ اور وہ جماعت کو تباہ کر دے گا۔ تا دنیا پر یہ ظاہر کرے۔ کہ یہ

خدا کا سلسلہ

ہے۔ کسی انسان کا قائم کردہ سلسلہ نہیں۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے مقرب تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ کہ یہ سلسلہ ان کا بھی نہیں۔ بلکہ میرا تھا۔ اور بے شک حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک بہت بڑے عالم تھے۔ مگر ان کا علم بھی میرے فضل کا نتیجہ تھا۔ اور سلسلہ ان کا نہیں بلکہ میرا تھا۔ اور اس کے بعد خدا نے اس انسان کو خلافت کے لئے چنا۔ جس کے متعلق دنیا یہ حقارت سے کہتی تھی۔ کہ وہ نہ ظاہری علوم سے آگاہ ہے۔ نہ باطنی علوم جانتا ہے۔ نہ اسکی صحت اچھی ہے۔ نہ اسے کوئی رعب اور دبدبہ حاصل ہے۔ اور نہ ہی کسی اور رنگ میں وہ لوگوں میں مشہور ہے۔ اور اس طرح خدا نے ظاہر کر دیا۔ کہ اس سلسلہ کو ترقی دینا میرا کام ہے۔ اور میں اگر چاہوں۔ تو مٹی سے بھی بڑے بڑے کام لے سکتا ہوں۔ تو

اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلے

خدائی مدد پر چلتے ہیں۔ کسی انسان کی وجہ سے نہیں چلتے۔ اور اگر ہماری جماعت کسی وقت یہ سمجھ لے کہ فلاں شخص کے بیمار ہونے یا چلے جانے یا وفات پا جانے سے سلسلہ کے کام میں خرابی پیدا ہو جائیگی تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ اس نے توکل کو چھوڑ دیا۔ جب تک ہماری جماعت میں یہ توکل رہے گا۔ ممکن ہی نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے نئے سے نئے آدمی کام کرنے والے پیدا نہ کرے۔ آخر ہماری جماعت میں لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اور مر بھی جاتے ہیں۔ مگر کیا کبھی بھی ہمارے کاموں میں رخنہ پڑا۔ ہم نے تو دیکھا ہے۔ کہ جب بھی ایسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فوراً ایسے آدمی کھڑے کر دیتا ہے۔ جو ان کے کام کو سنبھال لیتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو علمی لحاظ سے دنیا میں خاص شہرت حاصل تھی۔ اسی طرح مولوی سید محمد احسن صاحب بھی بہت مشہور تھے۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور قاضی سید امیر حسین صاحب بھی بڑے پایہ کے عالم تھے۔ گو باہر ان کی علمی شہرت نہیں تھی۔ مگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے ایک عالم تو اس طرح سے ختم ہو گیا۔ اور دوسرا عالم سلسلہ خلافت سے مرتد ہو گیا۔ تب وہی لوگ۔ جو دس دن پہلے گمنام زندگی بسر کر رہے تھے۔ یکدم آگے آ گئے۔ چنانچہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ میر محمد اسحاق صاحب۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نمایاں ہونے شروع ہو گئے۔ ان میں سے ایک کتابوں کے حوالے یاد رکھنے کی وجہ سے اور باقی دو اپنے مباحثوں کی وجہ سے جماعت میں اتنے مقبول ہوئے۔ کہ مجھے یاد ہے۔ اس وقت ہمیشہ جماعتیں یہ لکھا کرتی تھیں۔ کہ اگر حافظ روشن علی صاحب اور میر محمد اسحاق صاحب نہ آئے۔ تو ہمارا کام نہیں چلے گا۔ حالانکہ چند مہینے پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انہیں کوئی خاص عزت حاصل نہیں تھی۔ میر محمد اسحٰق صاحب کو تو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اور حافظ روشن علی صاحب گو جماعتوں کے جلسوں پر آنے جانے لگ گئے تھے۔ مگر لوگ زیادہ تر یہی سمجھتے تھے۔ کہ ایک نوجوان ہے۔ جسے دین کا شوق ہے۔ اور وہ تقریروں میں مشق پیدا کرنے کے لئے آ جاتا ہے۔ مگر حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات کے بعد چند دنوں میں ہی انہیں خدا تعالےٰ نے وہ عزت اور رعب بخشا۔ کہ جماعت نے یہ سمجھا۔ کہ ان کے بغیر اب کوئی جلسہ کامیاب ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جب ادھر میر محمد اسحاق صاحب کو نظامی امور میں زیادہ مصروف رہنا پڑا۔ اور ان کی صحت بھی خراب ہو گئی۔ اور ادھر حافظ روشن علی صاحب وفات پا گئے۔ تو کیا اس وقت بھی کوئی رخنہ پڑا؟ اس وقت اللہ تعالےٰ نے فوراً مولوی ابوالعطا صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو کھڑا کر دیا۔ اور جماعت نے محسوس کیا۔ کہ یہ پہلوں کے علمی لحاظ سے قائم مقام ہیں۔ غرض کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ہماری جماعت کے کسی آدمی کے مٹنے یا اس کے مر جانے کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی رخنہ پڑا ہو۔ بلکہ جب بھی بعض لوگ ہٹے۔ بغیر ہماری کوشش اور سعی کے اللہ تعالیٰ گمناموں میں سے بعض آدمیوں کو پکڑ پکڑ کر آگے لاتا رہا۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا اللہ تعالےٰ نے جو بحر کھولا ہے۔ وہ بھی زیادہ تر اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے ان کی علمی حالت ایسی نہیں تھی۔ مگر بعد میں جیسے یکدم کسی کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا نے ان کو معقولیت عطا کی۔ اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی۔ کہ صوفی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ۔ دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات و وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ گذشتہ دنوں میں شملہ گیا۔ تو ایک دوست نے بتایا۔ کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں آئے۔ اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ جو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ تقریر کے بعد ایک ہندو ان کی منتیں کر کے انہیں اپنے گھر لے گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ آپ ہمارے گھر چلیں۔ آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے کب ہمارا ساتھ چھوڑا ہے۔ جو اب ہم اس کے متعلق بدگمانی کریں۔ اور یہ خیال کریں۔ کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ یا وفات پا جائے۔ تو سلسلہ کا کام رک جائے گا۔ پس

لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے تھا

کہ جب سیکرٹری بیمار ہوئی تھی۔ تو فوراً کسی اور کو سیکرٹری بنا لیا جاتا۔ اور محلہ وار چندہ کی وصولی پر زیادہ زور دیا جاتا۔ عورتوں کے اندر سلسلہ کے متعلق جو اخلاص پایا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے یہ کوئی بعید بات نہیں تھی۔ کہ اگر وہ تندہی سے کام شروع کر دیتیں۔ تو تحریک جدید کے چندہ کی وصولی میں مردوں سے بھی بڑھ کر رہتیں۔ مگر انہوں نے توکل سے کام نہ لیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ چونکہ ان کی سیکرٹری بیمار ہے۔ اس لئے انہیں اس کام میں بھی التوا ڈال دینا چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ نیک نامی جو برابر پانچ سال سے ان کو حاصل ہو رہی تھی۔ اس سال اس نیکنامی کے حصول سے وہ محروم رہیں۔ اسی طرح قادیان کے مردوں کو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کی چندہ تحریک جدید کی ادائیگی میں سستی بھی زیادہ تر کمی توکل کی وجہ سے ہے۔ اس دفعہ لڑائی شروع تھی۔ اس لئے لوگوں نے یہ خیال کر لیا۔ کہ ہمیں اکٹھی کھانے پینے کی چیزیں خرید لینی چاہئیں۔ تاکہ غلہ مہنگا نہ ہو جائے۔ مگر واقعات نے بتا دیا۔ کہ ان کے خیالات غلط ثابت ہوئے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب تک ہماری جماعت کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت تک ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ان خطرات کو دور رکھیگا۔ اور کبھی ایسے حالات پیدا نہیں ہونے دیگا۔ جو جماعت کو تباہ و برباد کرنے والے ہوں۔ اور اگر بالفرض کسی وقت ایسے خطرات پیدا ہو جائیں۔ تو اس وقت ہمارے جمع کئے ہوئے غلے ہمارے کس کام آ سکتے ہیں۔ وہ تو بہرحال دشمن کے ہی کام آئیں گے۔ کیونکہ دشمن صرف روپیہ ہی نہیں بلکہ غلہ پر بھی قبضہ کیا کرتا ہے۔ جرمنی کے لوگ اسی وقت بھوکے مر رہے ہیں۔ اگر وہ ہندوستان پر قبضہ کر لیں۔ تو سب سے زیادہ حرص کے ساتھ وہ غلہ پر ہی قبضہ کریں گے۔ تو یہ امر بھی

توکل کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر جماعت نے ایسا کیا تھا۔ تو اسے چندہ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رکھنی چاہیئے تھی۔ اور اس میں کوئی کمی نہیں آنے دینی چاہیئے تھی۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک چندۂ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ میں انہیں خاص طور پر اسکی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اب تحریک جدید کے سال ششم میں قریبًا ایک مہینہ باقی ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی سستی کا ازالہ کر کے چندہ کی کمی کو پورا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ کہ وہ ان پر فضل کریگا۔ اور انہیں دشمن کے ہاتھوں میں نہیں چھوڑیگا۔

اسی طرح میں باہر کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ بالخصوص تحریک جدید کے کارکنوں۔ اور امراء اور پریذیڈنٹوں کو کہ وہ تحریک جدید کے بقائے ادا کرنے اور وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ مجھے بعض بیرونی جماعتوں کے خطوط سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ

بعض امراء اور پریذیڈنٹ

اس میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ انہیں اپنی اس غفلت کو دور کرنا چاہیئے۔ اور پوری تندہی اور جانفشانی سے اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اب تحریک جدید کے چھ سال گزرنے والے ہیں۔ اور صرف چار سال باقی رہتے ہیں۔ گویا ہماری منزل نصف سے زیادہ طے ہو چکی ہے۔ اس لئے اب ہماری کوششوں کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ اگر پہلے سالوں میں ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمارے اچھے انجام کو دیکھ کر اسے دور کر دے۔

دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو جو نصیحتیں کیں۔ ان میں سے ایک نصیحت آپ نے یہ بھی کی کہ لا تموتن الا وانتم مسلمون کہ تم پر موت ایسی حالت میں آنی چاہیئے۔ جبکہ تم خدا تعالےٰ کے کامل فرمانبردار ہو۔ کیونکہ موت ہی انسان کی زندگی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اور کام کے انجام ہی اصل چیز ہوتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔ الامور بخواتیمھا۔ کہ کام اپنے انجام کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ یعنی کاموں کا اچھا یا بُرا ہونا انجام پر منحصر ہوتا ہے۔ پس اب

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی

میں زیادہ جوشش۔ زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو شخص ان آخری سالوں میں زیادہ اخلاص دکھلائے گا۔ اگر بالفرض اس سے پہلے سالوں میں کوئی سستی بھی ہوئی ہوگی۔ تو خدا تعالےٰ کہے گا۔ کہ جیسے موت کے وقت کے اخلاص کی میں قدر کیا کرتا ہوں۔ اسی طرح میں اس اخلاص کی قدر کروں گا۔ اور اسکی پچھلی تمام کوتاہیوں کو معاف کر دوں گا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے بہترین اعمال کے لحاظ سے بدلہ دیا جائے گا۔ یعنی جب اسے نمازوں کا ثواب دیا جائیگا۔ تو یوں نہیں ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کمزور نماز کا الگ ثواب دے۔ اور اسی نماز کا جو اس نے اخلاص سے پڑھی ہے۔ الگ ثواب دے۔ بلکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بہتر سے بہتر نماز پڑھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے مطابق اسے تمام نمازوں کا بدلہ دے گا۔ اسی طرح یہ نہیں ہوگا۔ کہ روزوں کے اجر کی بنیاد اس کے کمزور روزوں پر رکھی جائے۔ بلکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بہتر سے بہتر روزہ رکھا ہوگا۔ خدا تعالےٰ اسی پر اس کے روزہ کے اجر کی بنیاد رکھتے ہوئے تمام روزوں کا ثواب اسی کے مطابق دے گا۔ اسی طرح اگر اس نے ایک سے زیادہ حج کئے ہیں۔ اور بعض ان میں سے کمزور ہیں۔ تو خدا تعالےٰ یہ نہیں کہے گا۔ کہ فلاں کمزور حج کا اسے اتنا ثواب دو۔ اور فلاں اچھے حج کا اسے اتنا ثواب دو۔ بلکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بہتر سے بہتر حج کیا ہوگا۔ خدا تعالیٰ حج کا سارا انعام اسی کے مطابق دے گا۔ غرض **زندگی کے احسن اعمال پر اجر کی بنیاد** رکھی جائے گی۔ اور کمزور اعمال کا اجر بھی اچھے اعمال کے مطابق دیا جائے گا۔

تو آخری ایام میں کام کو زیادہ احسن رنگ میں سرانجام دینا پہلی تمام کمزوریوں کو مٹا کر انسانی زندگی کے تمام اعمال کو احسن بنا دیتا ہے۔

پس میں جماعت کو ان دونوں امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف بھی۔ اور چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی طرف بھی۔ اور سب دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ان چندوں کی ادائیگی میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔ تا تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان سے پہلے پہلے تمام رقمیں پوری ہو جائیں۔ بالخصوص قادیان والوں کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ان کی قربانیاں دوسروں سے نمایاں ہونی چاہئیں۔ ساتھ ہی ضمنی طور پر میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ ان چندوں میں زیادہ جوش سے حصہ لینے کا یہ نتیجہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے میں لوگ سستی سے کام لیں۔ ہماری جماعت کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور جتنی جماعت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اتنی ہی قادیان میں آنے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ بیشک یہ ایک بوجھ ہے۔ مگر آخر ہم نے ہی اس بوجھ کو اٹھانا ہے۔ اور یہی وہ بوجھ ہیں۔ جن کے اٹھانے کی وجہ سے

اللہ تعالےٰ کی برکات

حاصل ہؤا کرتی ہیں۔ دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ جب ہم کسی کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں۔ تو وہ ہم پر خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم خدا تعالیٰ کے دین کا بوجھ اٹھائیں گے۔ تو خدا اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ہمارے تمام بوجھ اٹھائے گا۔ جب دنیا میں تمہارا کوئی بوجھ اٹھاتا ہے۔ تو تم اسے مزدوری دیتے ہو۔ پھر تم کس طرح خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم خدا کے لئے اس کے دین کا بوجھ اٹھاؤ۔ اور وہ تمہیں کوئی مزدوری نہ دے۔ خدا تعالےٰ اس بوجھ کے اٹھانے کی ہمیشہ اپنی جماعتوں کو مزدوری دیتا چلا آیا۔ اور دیتا چلا جائے گا۔ اور اسکی مزدوری یہی ہے۔ کہ جب ہم اس جہان میں اس کے دین کے بوجھ کو اٹھاتے ہیں۔ تو وہ اگلے جہان میں ہمارے بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ جہاں دائمی اور ابدی زندگی ہمارا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔ یہ کتنا سستا سودا ہے۔ کہ ہم اپنی عمر کے تیس یا چالیس یا پچاس یا ساٹھ سال اس کا بوجھ اٹھائیں۔ اور وہ لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں ارب سال کی زندگی میں ہمارے تمام بوجھ خود اٹھائے۔ اگر اتنے سستے سودے کی طرف بھی کسی کو توجہ نہیں ہوتی۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کے دل پر زنگ لگ چکا ہے۔ اور اب اس کے لئے دعا کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور خدا ہی ہے۔ جو اس کے اس زنگ کو دور کرے۔ پس اگر کوئی شخص دین کے اس کام کے لئے بھی اپنے دل میں بشاشت نہیں پاتا۔ تو اسے سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ وضو کرے۔ اور نفل پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرے۔ کہ اے خدا دین کے کاموں کے متعلق میرے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ دین کا بوجھ اٹھانے کی مجھے توفیق ملتی ہے۔ تو اپنے فضل سے میرے دل میں دین کے کاموں کے لئے رغبت پیدا کر اور مجھے ان بوجھوں کے اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ قیامت کے دن تو خود میرے تمام بوجھ اٹھائے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین "صحابی" ہیں یا نہیں؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے سلسلہ میں بیسیوں نہیں سینکڑوں دلائل قرآن اور حدیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے پیش کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ایک دلیل اسی سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ غیر مبائعین اس پر غور فرمائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم یعنی آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہؤا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ میں یہ تو نہیں فرمایا۔ واٰخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ واٰخرین منھم۔ اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

اول تو اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی مرتبہ اپنے آپ کو نبی۔ نبی فرمایا ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیت واٰخرین منھم سے استدلال فرمایا ہے۔ جو حضور کی نبوت کے اثبات کے لئے ایک روشن دلیل ہے۔ دوسرا امر جو اس جگہ قابل غور ہے۔ اور جو اس وقت اصل میں قابل ذکر تھا۔ یہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کے وقت میں ہوں"۔

اسی حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف تو اپنے آپ کو آیت قرآنیہ سے استدلال کر کے نبی فرمایا ہے۔ اور دوسری طرف آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے والوں مخلصوں کو "صحابی" قرار دیا ہے۔

اب ہم غیر مبایعین کے ان افراد سے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی عموماً اور جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے خصوصاً یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ بتلائیں۔ کہ کیا آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو "صحابی"، مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہو۔ اور یقیناً اثبات میں ہی آپ لوگوں کو جواب دینا پڑے گا۔ کیونکہ آپ لوگ خود بھی "صحابی" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو پھر آپ خدارا غور کریں۔ کہ کیا کبھی "نبی کے وقت میں" ہونے کے بغیر بھی آپ لوگ "صحابی" کہلا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر آپ لوگ مولوی محمد علی صاحب کو "صحابی" مانتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبی" ہیں۔ کیونکہ "اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں"۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب اور تمام وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وہ "صحابی" بھی نہیں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دارالامان۔

نومبر کا آخری عشرہ اور جماعت احمدیہ کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ نومبر ۴۵ء آج کے اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے جن مجاہدین نے اپنے امام کے حضور اپنی خوشی اور اپنی مرضی سے قربِ الٰہی کی غرض سے قربانی کا عہد کیا۔ مگر وہ اب تک اسے پورا نہیں کر سکے۔ وہ خصوصیت کے ساتھ حضور کے ارشاد کو پڑھیں۔ اور اس ہفتہ عشرہ کے ایام کو غنیمت سمجھیں۔ اور اس وقت تک آرام کا سانس نہ لیں۔ جب تک اپنا عہد پورا نہ کر لیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھیں کہ عہد کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۴۵ء ہے۔ قبل اس کے کہ ۳۰ نومبر ۴۵ء کی شام آئے۔ ان کا وعدہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہو۔ تا وہ آئندہ سال کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکیں۔ یاد رکھو! "اصل بات یہ ہے۔ کہ قربانی کرنا مشکل نہیں۔ ایمان لانا مشکل ہے۔ جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں ہوتی۔ میں امید کرتا ہوں۔ جن مردوں کے دلوں میں ایمان ہے۔ وہ عورتوں کی۔ اور جن عورتوں کے دلوں میں ایمان ہے۔ وہ مردوں کی۔ اور جن بچوں کے دلوں میں ایمان ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کی مدد کریں گے۔ اور آئندہ قربانیوں کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے"۔ پس نہ صرف سالِ رواں کے عہد کو ہی ۳۰ نومبر ۴۵ء تک پورا کرنا آپ کا فرضِ اولین ہے۔ بلکہ آئندہ سالوں کی قربانی کے لئے بھی اپنے آپ کو ابھی سے تیار کریں۔ تا جب "موعود خلیفہ" اپنے مخلصین سے قربانی کا مطالبہ کرے۔ تو آپ فوراً لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مجرب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ ہم آپ کو مہیا کر دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:-

تریاق کبیر } یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینہ کی درد۔ اسہال۔ سوءِ ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضوں کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے۔ تو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی آٹھ آنے درمیانی شیشی ۱۲؍ بڑی شیشی ۱؍۸۔ اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:-

جناب مولوی محمد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی تیار کردہ دوائی تریاق کبیر اپنی والدہ صاحبہ کو استعمال کروائی۔ ایک عرصہ سے پیٹ درد کی تکلیف تھی۔ کئی دفعہ علاج کروایا۔ مگر پھر چند دنوں کے بعد دوبارہ درد کا دورہ ہو جاتا تھا۔ مگر جب سے آپکی دوا استعمال کروائی ہے۔ خدا کے فضل سے بکلی آرام ہے۔ براہ کرم ایک شیشی اور عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

سرمہ ممیرا خاص :- یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۲؍ ۶ ماشہ ۱؍ ۳ ماشہ ۱۰؍

سرمہ اکسیر چشم - یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؍۸ ۶ ماشہ ۱۲؍۔ ۳ ماشہ ۱۲؍

اس کے فائدہ مند ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔ جناب فتح الدین صاحب ضلع نوابشاہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ نے آپ کا ارسال کردہ سرمہ ممیرا خاص استعمال کیا۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں۔ کہ میری نظر اسقدر کمزور تھی۔ کہ پہلے دن کا چاند بڑی مشکل اور دیر کے بعد نظر آتا تھا۔ لیکن آپکے سرمہ کے استعمال کرنے سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ اس دفعہ عید کا چاند بندہ نے فوراً دیکھ لیا تھا۔ نیز مہربانی فرما کر نصف تولہ سرمہ ممیرا خاص بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمائیں۔

ہمیں مندرجہ بالا ادویہ اور اپنی دیگر ادویہ کیلئے مقامی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ جنہیں معقول کمیشن دیا جائیگا۔ جو صاحب یہ نفع مند کام کرنا چاہیں۔ وہ بھی ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ **نوٹ** :- دوسری خاص ادویہ کیلئے ہماری فہرست طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ :- **نیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب**

براہین احمدیہ ہر چہار حصص

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآرا اور مقبول عام کتاب **براہین احمدیہ** ہر چہار حصص بکڈپو نے دوستوں کے پیہم تقاضا پر زر کثیر صرف کر کے بڑے اہتمام سے چھپوانی شروع کی ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام نے قرآن مجید کی افضلیت اس کا بے مثل ہونا اسلام کی فضیلت اور الہام کی حقیقت پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور ایسے عجیب اور لطیف دلائل رقم فرمائے ہیں۔ کہ مخالف سے مخالف بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ روپیہ کی قلت کی وجہ سے بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی جا رہی ہے۔ جن دوستوں کی درخواستیں یکم دسمبر تک دفتر بکڈپو میں پہنچ جائیں گی۔ ان سے رعایتی قیمت مجلد تین روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک لی جاوے گی۔ لیکن جو تساہل سے کام لیں گے۔ اور وقت مقررہ کے بعد آرڈر دیں گے۔ ان سے اصل قیمت چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک وصول کی جاوے گی۔ کتابت اور طباعت کا نہایت عمدہ اہتمام کیا گیا ہے۔ سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ ہے۔ کتاب یا بذریعہ وی۔ پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کی جائے گی۔

نوٹ :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابوں کا سٹ جس کی سابقہ قیمت پچاس (۵۰) روپیہ تھی۔ اب صرف پچیس (۲۵) روپیہ میں خریدیں۔

ملنے کا پتہ :- **نیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

دہلی ۲۰ نومبر - آج سویرے نئی دہلی میں سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا - چونکہ اگزکٹو کونسل کی توسیع میں سیاسی لیڈروں سے وہ مدد نہیں ملی - جس کی ضرورت تھی - اس کا گورنمنٹ برطانیہ کو بہت افسوس ہے - مگر وہ اس تجویز کو واپس نہیں لینا چاہتی - بلکہ جوں ہی اسے معلوم ہوا - کہ سیاسی لیڈر اسکو کامیاب بنانے کے لئے تیار ہیں - اس پر عمل کرے گی - فی الحال یہ فیصلہ کیا گیا ہے - کہ نہ اگزکٹو کونسل میں توسیع کی جائے - اور نہ جنگی کونسل قائم کی جائے -

لنڈن ۲۰ نومبر آج دشمن کی ایک تارپیڈو کشتی کو تباہ کر دیا گیا -

لنڈن ۲۰ نومبر - ترکی میں رہنے والا جرمن سفیر واپس ترکی پہنچ گیا ہے - اور ترکی کو دھمکا رہا ہے کہ وہ اٹلی اور جرمنی کا نظام مان لے - اور برطانیہ کا ساتھ چھوڑ دے - اسی طرح درہ دانیال اس کے قبضہ میں ہی رہے گا - ورنہ نقصان اٹھانا پڑیگا آج ترکی کے انگریزی سفیر نے ترکی کے وزیر خارجہ سے بات چیت کی - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ دونوں ممالک ایک دوسرے سے زیادہ مل جل کر کام کریں گے -

لنڈن ۲۰ نومبر - یونان کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ کل یونانیوں نے سنگینوں سے حملہ کر کے بہت سخت لڑائی کے بعد کارٹزا کی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے - برطانوی ہوائی جہازوں نے بھی بہت مدد کی - اطالوی فوجیں ابھی کارٹزا میں ہیں - شہر پر قبضہ کرنے کے لئے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے - شہر کے ایک حصہ کو آگ لگی ہوئی ہے -

بمبئی ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے - ہندوستان بھر کی اسمبلیوں کے قریباً ساڑھے آٹھ سو ممبران نے ستیہ گرہ کے سلسلہ میں اپنی خدمات گاندھی جی کو پیش کر دی ہیں -

لنڈن ۲۰ نومبر - یونان میں کل انگریزی ہوائی جہازوں نے ۹ اطالوی جہاز مار گرائے - اس کے علاوہ یونانی شکاری جہازوں نے بھی دشمن کے گیارہ جہاز ٹھکانے لگا دیئے -

لنڈن ۲۰ نومبر - کل رات برطانیہ میں دشمن کے پانچ جہاز گرائے گئے - حملے کا زیادہ زور مڈلینڈ پر رہا - لورپول پر تین چھاپے مارے گئے - لنڈن پر بھی بمباری کی گئی - مگر مرنے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد زیادہ نہیں -

دہلی - ۲۰ نومبر - حضور وائسرائے نے آج اپنی تقریر میں اس مدد کا ذکر کرتے ہوئے جو ہندوستان نے لڑائی کے کاموں میں برطانیہ کو دی ہے - ہندوستان کی کوششوں کو سراہا - نیز سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی تعریف کی - اور کہا - کہ اب اس میں کچھ تغیر کیا جا رہا ہے - تاکہ کام زیادہ تیزی سے ہو سکے -

دہلی ۲۰ نومبر گورنمنٹ آف انڈیا نے پہلے یہ پابندی عائد کی ہوئی تھی - کہ عرب جانے والا کوئی حاجی ایک ہزار سے زیادہ روپیہ نہیں لے جا سکتا - مگر اب اعلان کیا گیا ہے - کہ اول درجہ میں سفر کرنے والے دو ہزار اور دوسرے درجہ میں سفر کرنیوالے ڈیڑھ ہزار روپیہ رکھ سکتے ہیں - ان میں ان اشرفیوں کی مالیت بھی شامل ہے - جو حاجی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں -

لنڈن ۲۰ نومبر - جرمنی - اٹلی اور جاپان کے سمجھوتہ میں اب ہنگری بھی شامل ہو گیا ہے - جس پر روما میں بڑی خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے -

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں - ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے - انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں - اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے - سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے - کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں - والسلام (خاکسار پرائیویٹ سکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے - دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے - اس کے فوائد و برکات بکثرت ہیں - مگر بوجہ طوالت پورے پورے بیان میں سدِ راہ ہیں - قیمت فی سیر دو روپے آٹھ آنے خوراک دو تولہ -

معجون دلشاد } فی الواقعہ ہی دلشاد ہے - استعمال کے پندرہ منٹ بعد حسی - پھرتی خوشی اسکی پہلی خوبی ہے - اعضاء رئیسہ دل - دماغ - معدہ - جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے - یہاں تک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی - نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا - ہاتھ پاؤں جھوٹے پڑ جانا کا بہترین علاج ہے - قیمت پندرہ خوراک وزنی ۱۱ تولہ تین روپے -

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے - استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لیں دو ہفتہ بعد دیکھیں - کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے - صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقعد میں جو کمی آ چکی ہو - وہ سب حاصل ہو جائے گی - سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے - اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے - وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائیگی - قیمت پندرہ خوراک عہ

حبوب زد جام } قیمت ایک درجن ۸ر - یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے - جو طاقت کے لئے ازحد مفید ہے - پہلی خوراک ہی اپنے فوائد اور برکات ظاہر کر دیگی -

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا } یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنے والے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے - نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دہ ہے - یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے - اگر اس میں بے مثال فوائد نہ ہوتے - تو میں اس کے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا - مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے - اس کے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں - قیمت پندرہ خوراک عہ دو روپیہ -

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے - لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا - فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے - ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں - قیمت پندرہ خوراک ۱۲ر

معجون روشن دماغ } اس کے اجزاء قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں - قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کر دی گئی ہے - تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں - اگر صاحب توفیق طلباء بنظر ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں - تو کارِ ثواب ہے - کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خرید یں - پھر دیکھیں کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے - قیمت بارہ آنے -

نوٹ :- اس کے علاوہ دوائی درد گردہ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں - ہمارے پاس موجود ہیں - ان کے علاوہ خشک ادویات و عرق شربت معجون جالینوس الطریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے جوشاندے وغیرہ تیار رہتے ہیں -

المشتہر :- ملاوامل (حکیم) بڑا بازار قادیان (پنجاب)

جب روپیہ کی چیز آٹھ آنے پہ

صرف آپکی خاطر ہی

ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر

جو دوست اپنے خطوط ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ نومبر ۱۹۴۰ء کو ڈاکخانہ میں پوسٹ کریں گے۔ یا دستی خریدیں گے۔ انہیں یہ حب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ صرف دوستوں کی خاطر ہی ایسا کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ادویہ سردیوں کے عوارض مثلاً بخار انفلوانزا زکام نزلہ کھانسی عام کمزوری وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگر کارخانہ کو اپنا فائدہ مدنظر ہوتا۔ تو اپنی دیگر ادویہ جو چودہ پندرہ کی تعداد میں ہیں۔ ان میں بھی رعایت دیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ۔ چہرہ زرد۔ سر یا کمر میں درد حافظہ کمزور۔ کسی کام پر دل نہ لگتا۔ چلتے وقت دم چڑھ جاتا۔ پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہوں۔ قوت رجولیت جواب دے چکی ہو۔ تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ یہ دوا کیا ہے۔ گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل و دماغ کو قوی بنانے ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کے کھولنے حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ پٹھوں کو مضبوط بنانے۔ اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے۔ اعضاء رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت چہرہ کو شگفتہ۔ دماغ کو روشن۔ جسم کو چست و چالاک بنانے۔ گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے اور جوہر حیات جس کے بغیر زندگی وبال ہے۔ کو خاص ترقی دینے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے؟ گویا حیات انسانی کے لئے ایک نادر اور نایاب تحفہ ہے۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا اس پر ختم ہے۔ مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ان فوائد کے اس کا استعمال ملیریا بخار سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کر کے تنومند بناتا ہے۔ اس کا استعمال نزلہ۔ زکام کھانسی اور انفلوانزا کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ شروع سردیوں میں اس کا استعمال گویا سردیوں کے عوارض پر کامل فتح پانے کے مصداق ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے رعایتی قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ڈاکٹر صاحب کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ دوا اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہوا ہے۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ لہٰذا براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد ارسال کر کے مشکور فرمائیں۔

اکسیر البدن کے گوناگوں اور عجیب در عجیب فوائد سے میری زبان قاصر ہے

جناب شیخ بدر الدین صاحب ہزاری زمیندار ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کیمبلپور لکھتے ہیں۔ کہ میں ایک سن رسیدہ شخص ہوں۔ مگر اکسیر البدن کی ایک ماہ کی خوراک سے صحت دوچند ہو گئی۔ اور اس اکسیر کی گوناگوں اور عجیب در عجیب فوائد کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اور ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

اکسیر اکبر یعنی شہنشاہ مقویات جس کا اثر مستقل ہے

یہ سونے کے کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یاقوت وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے رعایتی دس روپے محصولڈاک علاوہ۔

ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ ضعف بصر۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ سستی۔ اداسی۔ غرضیکہ جملہ کمزوریوں کے لئے تیر بہدف۔ فرحت اور تازگی بخشنے۔ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور جو اپنا مستقل اثر رکھتی ہے۔ جس کی خوبیوں کے اور تو اور

تجربہ کار ڈاکٹر بھی گیت گا رہے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر پینتالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے

جناب خانصاحب محمد روشن خانصاحب انسپکٹر پولیس

دیناج پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے پاس وہ الفاظ نہیں۔ جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آپکی مرسلہ اکسیر اکبر کے ذریعہ خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ اب کامل صحت ہے۔ اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت بدنی اپنی اصلی حالت پر آ گئی ہے۔ میں آپ کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔"

ساٹھ سالہ عمر میں بیحد فائدہ ہوا

جناب مولانا عبد المجید خان صاحب پنشنر سررشتہ دار جے پور ضلع کٹک سے لکھتے ہیں۔ کہ "میری عمر اس وقت قریباً ساٹھ سال کی ہے۔ پچھلے دنوں میں نے آپ سے ایک شیشی اکسیر اکبر نامی کی منگوائی تھی۔ استعمال کی سے بے حد فائدہ ہوا۔ بلاشبہ یہ بہت ہی مقوی دوا ہے۔ براہ کرم بواپسی ڈاک ایک شیشی اور اکسیر اکبر کی معہ ایک شیشی اکسیر البدن و اکسیر معدہ بذریعہ وی۔ پی بھیج کر شکریہ کا موقع دیجئے۔"

طلائے بے نظیر

صرف چند روز استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے۔ یہ اپنے حیرت انگیز فوائد اور زود اثری کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ شکایات مخصوصہ۔ رگوں کا پھولنا۔ اعصابی کمزوری۔ جملہ شکایات داخلی و خارجی کا ایک ہی علاج ہے۔ اگر اسکی قیمت دس روپے تولہ بھی رکھی جاتی تو بھی سستا تھا۔ مگر پبلک کے فائدہ اور اپنی چیز کی شہرت کے لئے فی الحال اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی ایک تولہ کی قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

پھول بغیر کانٹا

اس کے فوائد بھی وہی ہیں۔ جو طلائے بے نظیر کے ہیں۔ ہاں اس میں یہ خوبی ہے۔ کہ باندھنے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی تولہ تین روپے۔ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔ اگر طلائے بینظیر یا پھول بغیر کانٹا کے ہمراہ "اکسیر البدن" یا اکسیر اکبر یا رفیق زندگی کا بھی استعمال ہو۔ تو پھر کیا کہنے۔ سونے پر سہاگہ ہے۔

اکسیر ذیابیطس

ذیابیطس ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ یہ اندر ہی اندر انسان کو اتنا کھوکھلا بنا دیتی ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں انسان زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ لگاتار سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسا مجرب نسخہ ہاتھ آ گیا ہے۔ جو حقیقی معنوں میں اس مرض کے لئے اکسیر اور تیر بہدف ہے۔ اس کے اجزاء نایاب اور بہت قیمتی ہیں۔ اس کے پورے کورس کی اصل قیمت تو بیس روپے ہے۔ مگر رعایتی دس روپے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے آپ اپنے پیشاب کو ٹیسٹ کرائیں۔ اور پھر دوا کے ختم کرنے کے بعد اگر پیشاب میں شوگر رہ جائے۔ تو حلفیہ شہادت پر بغیر کسی قسم کی حیل و حجت کے قیمت واپس کر دی جائیگی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ اس کے اجزاء نایاب اور بہت قیمتی ہیں۔ اسلئے فی الحال یہ بہت ہی تھوڑی مقدار میں طیار کی گئی ہے۔ جن کے آرڈر پہلے آئیں گے۔ انہیں ترجیح رہے گی۔

رفیق زندگی

عام طور پر مقوی ادویہ گرم ہوتی ہیں۔ اور گرم مزاج والوں کو بعض اوقات ان کا استعمال مضر بھی بیٹھتا ہے۔ لہٰذا ایسی طبائع والوں کے لئے ایسی چیز کی ضرورت تھی۔ کہ جو مقوی بھی ہو۔ اور پھر معتدل بھی۔ سو مبارک ہو۔ کہ آخر وہ چیز بھی تیار ہو گئی۔ اس کا نام "رفیق زندگی" ہے۔ یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد بے رونق اور پژمردہ ہو چکے ہوں۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اداسی چھائی رہتی ہو۔ ذرا سے کام سے دل اکتا جاتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا استعمال ایک سال کے لئے کسی دوسری مقوی دوا سے آپ کو بے نیاز کر دیگا۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے۔ کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ پھرتے حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو پر بھی چین نہیں آتا۔ پھر اس ظالم مرض کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہر فرد کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اب میں پوری طرح ہشاش بشاش ہوں

جناب ملک شیر محمد خان صاحب کوٹ رحمت خان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ پر جو میں آپ سے اکسیر دمہ نامی دوا لایا تھا۔ استعمال کی۔ حیران ہوتا ہوں۔ کہ یہ نسخہ آپ نے کہاں سے حاصل کیا۔ اگر میں پورا پورا بیان کروں۔ تو انشاء اللہ فلک بھی سر بسجود ہو جائے۔ اسکی بے نظیر خوبیاں صرف استعمال سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ آپکی ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع بھی بفضل خدا پوری طاقت سے منور ہو جاتی ہے۔ آپ کی محنت اور سعی پر بے ساختہ جزاک اللہ احسن الجزاء کے الفاظ نکلتے ہیں"۔ اکسیر دمہ سے میری سب تکلیف دور ہو گئی۔ اب میں پوری صحت کے ساتھ ہشاش بشاش ہوں۔"

تریاق سوزاک

اسکی پہلی خوراک سے ہی درد۔ جلن اور سوزش دور ہو کر ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ اور مریض جملہ شکایات سے نجات پا کر راحت محسوس کرتا ہے۔ دنیا مان گئی ہے۔ کہ تریاق سوزاک سوزاک کے لئے بہترین اور سریع الاثر دوا ہے۔ قیمت سالم شیشی پانچ روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم:۔ جو دو صد بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ اسکی موجودگی حکیموں اور ڈاکٹروں سے آپ کو بے نیاز کر دیگی۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ: **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

موتی سرمہ رجسٹرڈ۔ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے فی تولہ

علاوہ محصولڈاک